Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ : ۹ جلد : ۱۵ | رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ اگست 2011

مسلسل اشاعت کے ۲۹ سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

حضرت علی المرتضیٰؓ کی شخصیت

کیے جاؤ مے خوارو کام اپنا اپنا

عقیدۂ ختمِ نبوت اور حضرتِ نانوتویؒ

فضائل شب قدر

فتنۂ پرویزیت

ترغیب و آداب ادائیگی زکوٰۃ

ننگرپارکر میں قادیانیت کا تعاقب

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: 9 ○ جلد: ۱۵

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سید احمد صاحب جلالپوریؒ

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفےٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفےٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکمیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

کیئے جاؤ مئے خوار و کام اپنا اپنا	مولانا اللہ وسایا	3

مقالات ومضامین

حضرت علی المرتضیٰؓ کی شخصیت	شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ	6
چہل احادیث ...... متعلقہ ماہ رمضان المبارک	مولانا عاشق الٰہیؒ	13
فضائل شب قدر	حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ	19
ترغیب وآداب ادائیگی زکوٰۃ	مولانا انیس احمد مظاہری لاہور	21
میت کا ورثاء پر حق	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	25
فتنۂ پرویزیت	حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ	27
عقیدۂ ختم نبوتؐ اور حضرت نانوتویؒ	حافظ مبشر معاویہ	32

رد قادیانیت

ایک قادیانی کے چند سوالات اوران کے مفصل جوابات	مولانا غلام رسول دین پوری	35
مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب	مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ	40
ننگر پارکر میں قادیانیت کا تعاقب	قاری احمد علی	44

متفرقات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ...... تعارف وخدمات	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	48
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	51

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

کئے جاؤ مئے خوار و کام اپنا اپنا!

قارئین لولاک کو یاد ہوگا کہ ایک کالعدم جماعت کے رفقاء نے ہماری دسمبر ۲۰۱۰ء اسلام آباد کانفرنس کو سبوتاژ کرنا چاہا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ناکام کیا۔ اس پر ہم نے احتجاج کیا۔ ان کے قائدین نے حضرت الامیر حضرت مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی دامت برکاتہم سے فون پر معافی چاہی۔ حضرت قبلہ دامت برکاتہم نے ہمیں حکم فرمایا کہ بحث ختم کردو۔ چنانچہ ہم تعمیل ارشاد کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ لیکن ان کے رفقاء اپنے ترجمان ماہواری مئی، جون میں زورقلم صرف کرنے سے باز نہ آئے۔ اس دوران میں ان سے ایسی عقلمندی ہوئی کہ ان کو بجائے لینے کے دینے پڑ گئے۔ ان کی اپنی قیادت مکرم جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، محترم مولانا محمد احمد لدھیانوی نے اس عاقلانہ جسارت پر اپنے ان رفقاء سے جواب طلبی کی۔

فقیر نے مئی کا شمارہ دیکھا تو ان دیکھا کردیا۔ جون کا شمارہ دیکھنے کی ابھی باری نہ آئی تھی کہ محترم ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں کی بابت مختلف چینلز سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے رفقاء کی اس عقلمندی پر پیچ پاء ہیں اور اس کے تدارک کے لئے فکرمند۔ یہ سن کر مابدولت نے متعلقہ شمارہ دیکھا۔ تازہ ماہواری میں ان کی انگڑائی نے اخلاقیات کو زندہ درگور کردیا تھا۔ اللہ دے اور بندہ لے۔ فقیر نے قلم پکڑا۔ لولاک سائز کے بیس صفحات پر مشتمل مضمون دھڑ رگڑا۔ اسے کمپیوٹر کرالیا۔ جس جس ساتھی سے مشاورت کی ضرورت تھی ان میں حضرت مولانا مفتی ظفر اقبال صاحب مدظلہ بھی تھے۔ خیال تھا کہ حضرت الامیر دامت برکاتہم کو پریشان نہ کیا جائے۔ ان شرفاء کی وجہ سے حضرت الامیر دامت برکاتہم کی طبیعت میں تکدر پیدا ہوگا۔ تاآنکہ طے کیا کہ اصل ماہواری کا فوٹو اور فقیر کا جواب آں غزل لے کر حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عزیزالرحمٰن ثانی کہروڑپکا حضرت الامیر دامت برکاتہم کی خدمت میں جائیں۔ مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب کو واسطہ بنائیں۔ اجازت ملے تو ہم ان عقلمندوں کا قرض اتار کر فارغ ہو جائیں۔ اس دوران معلوم ہوا کہ محترم ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں نے کہروڑپکا حضرت الامیر دامت برکاتہم کی خدمت میں حاضر ہوکر صاف دلی سے معافی چاہی۔ اپنے ساتھیوں کی کرم فرمائی پر انہوں نے قلبی ندامت کا اظہار کیا۔ پرچہ فی الحال بند کرنے، نظم تبدیل کرنے، انکوائری کرنے، اس کے مرتکب کے خلاف تادیبی کاروائی کرنے کے لئے حضرت الامیر دامت برکاتہم سے وعدہ کیا۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے مکہ مکرمہ سے فون کرکے معذرت و معافی چاہی اور ڈاکٹر خادم حسین صاحب کی گفتگو کی تائید کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ، شیخ الحدیث، استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم نے ان کے معافی مانگنے پر کمال شفقت سے معاف فرمادیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی یوم تاسیس سے ہر خورد و کلاں کا جماعتی مزاج یہ ہے کہ وہ اپنے امیر مرکزیہ دامت برکاتہم

کا اس طرح احترام کرتے ہیں جس طرح فرمانبردار اولاد اپنے والد گرامی کا احترام کرتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ حضرت الامیر دامت برکاتہم نے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سے ارشاد فرمایا کہ کچھ نہ لکھا جائے۔ لیجئے! حضرت الامیر دامت برکاتہم کے اس حکم مبارک سے فتنہ کا دروازہ بند ہوگیا۔ ورنہ میرے مضمون کے جواب کا جواب پھر جواب الجواب کا سلسلہ چل نکلتا تو جگ ہنسائی ہوتی۔ کاش ڈاکٹر خادم حسین کے عقلمند اور شریف رفقاء پہلے خیال کر لیتے تو ان کی قیادت کو ان مراحل سے نہ گزرنا پڑتا۔

دو باتیں

آج کی مجلس میں جماعتی رفقاء سے دو باتیں عرض کرنا ہیں۔

۱...... اللہ تعالیٰ کا ہم سب کو شکر ادا کرنا چاہئے کہ جماعت میں ہمیشہ اپنے امیر دامت برکاتہم کے حکم کے سامنے خوش دلی سے سرنگوں ہوجانا۔ جہاں وہ فرمادیں ان کے چشم وابرو کے اشاروں پر رک جانے کی روایت قائم ہے۔ یہ اتنا بڑا انعام الٰہی ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ صرف اس ایک بات کے باعث مجلس کئی فتنوں سے بچی ہوئی ہے اور جب تک اطاعت امیر کا یہی جذبہ رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز بڑے سے بڑا بدخواہ مجلس کو گزند نہ پہنچا سکے گا۔ جس دن اس روح سے محروم ہوگئے۔ اس دن سے تسبیح کے دھاگہ ٹوٹنے والے دانوں کی مانند بکھر جائیں گے۔ حضرت الامیر دامت برکاتہم کے حکم کے سامنے سرنگوں ہونے کے جذبہ صادق نے ہم سب کو وحدت کی تسبیح میں پرو رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔

۲...... یہ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ فقیر کی مخالفت میں اس وقت تک جن شرفاء نے کھلے خط، یا مضمون لکھے۔ ان میں ایک بھی صحیح العقیدہ مسلمان نہیں۔ تمام خارجی، یزیدی، تبرّائی وسبی یاوہ گو، چٹی چمڑی، سیاہ دل، یاوہ جن کی کھوپڑیوں کے مرتبانوں میں کالے بچھوؤں نے بسیرا کیا ہوا ہے۔ جن کی سوچ کافر کی قبر سے زیادہ تاریک ہے۔ ان کے لئے اتنی سزا کافی ہے کہ پہلے فقیر کے نام پر قادیانی جلتے تھے۔ اب یہ بھی کوئلہ ہوتے ہیں۔ جاؤ شریفو! تمہیں سب معاف کر دیا۔ حالانکہ معلوم ہے کہ جبل گردد جبلت نہ گردد۔ پہلے ایک ماہواری میں زہر اگلا۔ اب دوسرے کے کندھے پر بندوق رکھی۔ اب کے بار تو نام بھی اپنا بدل دیا۔ خدا نہ کرے وہ دن آئے کہ فقیر کی مخالفت میں اپنی ولدیت ونسب بھی بدل دیں۔ پورا قبیلہ تبرائی، سبی، خارجی، یزیدی مارے غصہ کے عقل کو چرنے کے لئے جنگل بھیج چکا ہے۔ اتنا کافی ہے کہ تم اسی مخالفت میں زنبور بنے رہو اور اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل وکرم سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف رکھے۔ فروری ۲۰۱۱ء تحریک ناموس رسالت کی کامیابی کے بعد تین کتابیں چھپ گئی ہیں:

۱...... قادیانی شبہات کے جوابات حصہ سوم

۲...... احتساب قادیانیت جلد چھتیس (۳۶)

۳...... احتساب قادیانیت جلد سینتیس (۳۷)

اور اب احتساب قادیانیت جلد اڑتیس (۳۸) بھی پریس بھجوا رہا ہوں۔ اس دوران میں ملک بھر میں شب

وروز تبلیغی اسفار بھی ہوئے اور خوب ہوئے۔ مدارس عربیہ کے جلسوں میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ کورسز پڑھائے۔ جدوجہد جاری ہے۔

کیئے جاؤ میخارو کام اپنا اپنا
صبو اپنا اپنا جام اپنا اپنا

آخری گذارش

ماہنامہ لولاک کی اشاعت اتنی زیادہ ہے کہ ہمارے مکتب فکر کے تمام جرائد سے زیادہ۔ فالحمدللہ! بجلی کی لوڈشیڈنگ کے باعث ہفتہ دس دن پریس والے لے لیتے ہیں۔ اتنے ہی دن فولڈنگ والے، پھر کہیں جاکر دفتر پرچہ آیا تو ایجنسیوں وترسیل ڈاک کی تیاری میں کئی دن لگ جاتے ہیں۔ اس لئے ایک ماہ پرچہ پہلے تیار ہوجاتا ہے۔ مثلاً رمضان المبارک کا یہ پرچہ آج مورخہ ۳/شعبان کو پریس بھجوایا جارہا ہے۔ مورخہ ۷/شعبان سے کورس شروع ہورہا ہے۔ ابھی تک اس کے لئے حکومت روڑے اٹکارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بے بسی پر ترس فرمائیں۔ ہائیکورٹ میں رٹ دائر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر فرمائیں۔ اب باقی باتیں شوال کے شمارہ میں ہوں گی۔ اور اسی میں برمنگھم کانفرنس وچناب نگر کورس کی تفصیل عرض کریں گے۔

مولانا محمد اسلم تھانویؒ کا سانحہ ارتحال

تحریک علماء پاکستان کے بانی صدر مولانا محمد اسلم تھانویؒ گذشتہ دنوں ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہوگئے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ نے پڑھائی۔ جس میں سینکڑوں علماء کرام اور حفاظ نے شرکت کی۔

مولانا محمد اسماعیل فیضؒ کی وفات

دارالعلوم مدنیہ رسول پارک لاہور استاذ حدیث مولانا محمد اسماعیل فیضؒ چند دن علیل رہ کر انتقال فرماگئے۔ مرحوم علاقہ سبزہ زار اور رسول پارک لاہور مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے۔ سالانہ ختم نبوت کانفرنس لاہور اور چناب نگر میں شرکت فرماتے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا محب النبی مدظلہ نے پڑھائی۔ جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد صدیق توحیدی اور پیر رضوان نفیس سمیت سینکڑوں علماء کرام وطلبہ کرام سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ مرحوم کا تعلق جہانیاں سے تھا۔

مولانا محمد قاسم رحمانی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی کے چچا حاجی کرم حسین گذشتہ دنوں اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کی نماز جنازہ میں سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔ ادارہ لولاک مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کا دعاگو ہے اور پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

حضرت علی المرتضیٰؓ کی شخصیت!

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

الحمدلله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذبالله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمداً عبده ورسوله ۰ صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ آله واصحابه اجمعين ۰ امابعد! فاعوذبالله من الشيطان الرجيم ۰ بسم الله الرحمن الرحيم ۰ لايستوى منكم من انفق من قبل الفتح وقاتل ۰ اولئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا ۰ وكلا وعدالله الحسنىٰ ۰ والله بماتعملون خبير(سوره حديد:١٠)

صدق الله العلى العظيم وصدق رسوله النبى الكريم ونحن علىٰ ذالك لمن الشاهدين والشاكرين والحمدلله رب العالمين ۰ اللهم صل وسلم وبارك علىٰ سيدنا محمد وآله واصحابه كما تحب وترضىٰ عدد ما تحب وترضىٰ ۰ استغفرالله ربى من كل ذنب واتوب اليه!

تمہید

آپ کے اجتماع میں اللہ رب العزت نے شرکت کی توفیق دی۔ یہ میرے لئے سعادت ہے۔ میں اس وقت دو چار باتیں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ آپ توجہ فرمائیں:

یہ سلسلہ جو آپ حضرات نے شروع کیا ہے۔ الحمدللہ! بہت مفید ہے۔ نوجوان مقابلے میں آ کر مطالعہ کرتے ہیں۔ معلومات مہیا کرتے ہیں۔ پھر ان کی ادائیگی تحریراً وتقریراً مقابلے میں آ کر زیادہ اچھے انداز میں ہوتی ہے۔ اس طرح سے مختلف موضوعات پر نوجوانوں کا ذہن کھلتا بھی ہے اور آئندہ کام کرنے کے لئے تیار بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس جدوجہد کو قبول فرمائے اور مزید ترقی نصیب فرمائے۔ آمین!

اس اجتماع میں جو عنوان متعین کیا گیا ہے وہ ہے ''حضرت علیؓ کی شخصیت'' اس پر بحث کرتے ہوئے مختصر الفاظ میں کہتا ہوں کہ دو باتیں آپ پیش نظر رکھیں۔ کیونکہ یہ شخصیت ان شخصیات میں سے ہے کہ جن کے بارے میں لوگوں میں افراط وتفریط پایا جاتا ہے اور جہاں افراط وتفریط ہو وہاں نقطۂ اعتدال کو ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے اور اپنے اکابر کی یہی شان ہے۔

علی! تیرے اندر عیسیٰ کی مثال موجود ہے

مشکوٰۃ شریف میں مناقب میں حضرت علیؓ کی منقبت میں ایک روایت ہے۔ خود حضرت علیؓ ہی اس کے

راوی ہیں۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ علی! تیرے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال موجود ہے۔ یعنی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دو قسم کے گروہ گمراہ ہوئے۔ یہ اسی روایت میں ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۶۵)

عیسائیوں نے تعریف کے انداز میں افراط کیا ہے اور درجے سے بڑھایا اور ان کی طرف ایسی صفات کی نسبت کی جس سے ان کو الوہیت کی طرف لے گئے۔ بندگی سے نکال لیا۔ یہ افراط ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عیسائیوں نے اختیار کیا۔ قرآن کریم نے ان کا عقیدہ نقل کیا ہے: ''ثالث ثلثۃ'' ہو یا ''ان اللہ ھو المسیح بن مریم'' ہو۔ یہ بندوں کی حدود سے نکال کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الوہیت کی حدود میں لے گئے۔ یہ تعریف میں افراط ہے۔

دوسرا گروہ گمراہ ہوا یہود کا۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں انتہائی تفریط سے کام لیا۔ کوتاہی کی۔ حتیٰ کہ ان کی پاک دامن ماں حضرت مریم علیہا السلام پر بھی تہمت لگائی۔ نعوذ باللہ! ان کی بھی غلط کردار کی حامل قرار دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غلط عمل کا نتیجہ قرار دیا۔ انہوں نے اتنی کوتاہی کی تو دو گروہ گمراہ ہو گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے محبّ مفرط اور عدو مفرط۔ ایک کوتاہی کے انداز میں گمراہ ہوا اور ایک تعریف کے انداز میں گمراہ ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال موجود ہے۔

پھر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ دو گروہ میرے بارے میں ہلاک ہوں گے۔ ایک وہی محبّ مفرط۔ بعض لوگ تو میری تعریف اس انداز میں کریں گے کہ جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کی اور بندوں کی حدود سے نکال کر الوہیت کی طرف لے گئے۔ یہ بھی ویسے ہی گمراہ ہوں گے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کرنے والے گمراہ ہوئے۔ اور ایک گروہ میرے میں تفریط کا شکار ہوگا۔ وہ میرے بارے میں اس قسم کی باتیں کریں گے اور ایسے بہتان لگائیں گے کہ میرے اوپر جو میرے اندر موجود نہیں تو جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دو گروہ گمراہ ہوئے میرے بارے میں بھی دو گروہ گمراہ ہوں گے۔ ایک میری تعریف کرنے والے میرے محبّ جو حد سے مجھے آگے بڑھائیں گے اور ایک میرے دشمن جو میری طرف ایسی باتیں منسوب کریں گے جو میرے اندر موجود نہیں ہیں اور وہ خواہ مخواہ میرے اوپر تہمت اور بہتان باندھیں گے۔ ان دو گروہوں کی نشان دہی خود حضرت علیؓ نے کی کہ میری وجہ سے یہ دو گروہ گمراہ ہوں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں صحیح عقیدہ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت علیؓ کی عظمت و کردار اہل سنت کی نظر میں

حضرت علیؓ کے بارے میں ہمارے اکابر کا عقیدہ کیا ہے کہ آپ السابقون الاولون میں شامل ہیں۔ من المہاجرین والانصار قرآن کریم نے جنہیں کہا اور سرور کائنات ﷺ کے گھر میں پرورش پائی۔ نو سال کی عمر تھی جب ایمان لائے۔

☆...... بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علیؓ ہیں۔

☆...... بڑوں میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔

☆...... عورتوں میں سے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سب سے پہلے ایمان لانے والی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں پوری زندگی ساتھ رہے۔۲۳ سال رسول اللہ ﷺ کی رفاقت رہی۔ مکہ میں جو مظالم باقی مومنوں نے برداشت کئے انہوں نے بھی برداشت کئے۔ مدینہ منورہ میں آنے کے بعد ہر غزوہ میں شریک رہے۔ کسی غزوے میں پیچھے نہیں رہے۔ غزوات جتنے بھی ہوئے حضرت علیؓ ان میں شریک رہے۔ جو ہمارے اکابر کا عقیدہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ افضل الامت حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ ان کے بعد دوسرا نمبر حضرت عمرؓ۔ تیسرا نمبر حضرت عثمانؓ۔ جبکہ چوتھے نمبر پر حضرت علیؓ ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ صدیقیت خلیفہ راشد مہدی۔ حضرت عمرؓ بھی خلیفہ راشد مہدی۔ حضرت عثمانؓ خلیفہ راشد مہدی۔ حضرت علیؓ خلیفہ راشد مہدی۔ خلفائے راشدین ان چاروں کے مجموعے کا نام ہے اور یہ خلافت راشدہ جو سرور کائنات ﷺ کے بعد نبوت کا ضمیمہ سمجھی جاتی ہے۔ اس کے گویا کہ یہ آخری خلیفہ ہیں۔ اپنے اکابر کا حضرت علیؓ کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔

علی کو رب ماننے والے آگ میں جلے

باقی ان کے متعلق دوسرا فریق پیدا ان کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا۔ آپ میں سے جس نے مشکوٰۃ پڑھی ہے اس نے پڑھا ہوگا باب قتل المرتدین (ص ۳۰۷) میں مذکور ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک گروہ کو پکڑ کر زندہ جلا دیا تھا اور وہ گروہ کون تھا جن کو زندہ جلایا تھا۔ اس حاشیہ میں ساری شرح لکھی ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں کہ وہ یہ تھے جو کہتے تھے کہ یہ علی رب ہے اور اس کو ربوبیت والی شان حاصل ہے۔ گویا کہ ان کو بندوں کی صف سے نکال کر عیسائیوں کی طرح جیسے عیسائی اپنے پیغمبر کو حدود الوہیت میں لے گئے۔ حضرت علیؓ کی تعریف کرنے والے بھی ان کو حدود الوہیت میں لے گئے۔ رب قرار دیا اور جب حضرت علیؓ کو پتہ چلا تو آپ نے ان کو پکڑوایا اور پھر ان کو زندہ جلا دیا۔

مشکوٰۃ کے متن میں ہے کہ جب ابن عباسؓ کو معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ نے ان کو زندہ جلا دیا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر میں موجود ہوتا تو میں ان کو زندہ نہ جلانے دیتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

’’لاینبغی ان یعذب بالنار الارب النار (مشکوٰۃ ۳۰۷، ابوداؤد ۲/۲۰۷/۳۵۸)‘‘

ہاں! البتہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنا دین بدلے اس قتل کردو۔ تو میں ان کو قتل کروا دیتا۔ زندہ جلانے سے روکتا۔ (یہ حدیث بخاری ۲/۲۳/۱۰ پر بھی ہے) اس روایت سے معلوم ہو گیا کہ ان کے متعلق ایسے عقائد کی ابتداء ان کی زندگی میں ہو گئی تھی۔ لوگوں نے اس قسم کے پروپیگنڈے کرنے شروع کر دیئے تھے جن کو سزا خود حضرت علیؓ نے اپنے ہاتھوں سے دی ہے تو ساتھ لطیفہ بھی لکھا تاریخ میں بھی کہ جو بچ بچا گئے تھے ادھر ادھر بھاگ کر وہ کہنے لگے یہ تو ایک اور دلیل مل گئی کہ علی رب ہیں۔ علیؓ کے رب ہونے کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ آگ کے ساتھ عذاب دینا رب النار کا کام ہے اور حضرت علیؓ نے جو آگ کے ساتھ عذاب دیا ہے تو معلوم ہو گیا کہ علی رب النار ہے۔ انہوں نے الٹا اس کو اپنے فہم کے ساتھ اس طرح کر لیا۔

بہرحال یہ افراط والوں کی بات تھی اور تفریط کرنے والوں نے جو کچھ کیا ہے۔ یہ بات تو ہمارے ملک کے

اندر بھی بہت پھوٹی حضرت علیؓ کے متعلق ان پر تنقید وہ ایک مستقل باب ہے۔ شاید ہمارے یہ طلبہ جو کہ الحمدللہ! حق علماء کی کتابوں سے استفادہ کرتے ہیں۔ وہ اس پہلو کو اپنے بیانات کے اندر نمایاں کریں گے۔

حضرت معاویہؓ کی عظمت

تفریط کرنے والے جو لوگ ہیں حضرت علیؓ کے دور میں اختلاف جو ہوا اس کا زیادہ تر حصہ حضرت معاویہؓ کے ساتھ ہے اور یا جو خارجی لوگ پیدا ہوئے تھے ان کے ساتھ جھگڑا دونوں فریقوں کے ساتھ حضرت علیؓ کی لڑائیاں ہوئی ہیں اور دونوں کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینا آپ نوجوانوں کا کام ہے۔ جہاں تک حضرت معاویہؓ کے متعلق ہمارا اور ہمارے اکابر کا نظریہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت معاویہؓ صحابی ہیں۔ سرور کائنات ﷺ کے کاتب وحی ہیں اور آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہؓ کے بھائی ہیں۔ حضرت معاویہؓ سب مومنین کے ماموں لگے۔ بہت اعلیٰ درجے کے صحابی ہیں۔ سرور کائنات ﷺ نے ان کے لئے دعا کی کہ یا اللہ ان کو ہادی اور مہدی بنا۔ (مشکوٰۃ ۹/۵۷۲، ترمذی ۲/۲۲۴)

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دفعہ کہا کہ معاویہ جب تو حاکم بن جائے تو عدل کرنا۔ مجھے اس وقت خیال آیا کہ شاید اللہ کی طرف سے میرے لئے کوئی موقع ایسا آنے والا ہے تو رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی پوری ہوئی اور ان کو اقتدار ملا۔ کیسے ملا؟۔ تاریخی قصہ ہے اور لمبا ہے۔

ساری دنیا کے ابدال حضرت وحشی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے

لیکن جب تقابل کریں گے آپ تو تقابل میں بہت احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک ایسا صحابی جس نے رسول اللہ ﷺ کو صرف ایک مجلس میں ایک نظر دیکھا ہو جس کی مثال حضرت وحشی بن حربؓ ہیں جو قاتل حمزہؓ ہیں۔

حضرت حمزہؓ کا قاتل۔ فتح مکہ کے موقعہ پر اس کا خون حلال کر دیا گیا تھا کہ کہیں بھی اس کو پناہ نہیں۔ جہاں ملے اس کو قتل کر دو۔ وہ بھاگ گیا تھا۔ بھاگنے کے بعد وہ کسی قوم کی طرف سے قاصد بن کر آیا۔ اس کو معلوم تھا کہ حضور ﷺ قاصدوں کو قتل نہیں کرتے۔ جب وہ سامنے آیا اور اس نے ایمان کا اظہار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا تھا کہ تو وہی ہے جس نے میرے چچا حمزہؓ کو قتل کیا تو انہوں نے جواب دیا تھا جی۔ جیسے آپ نے سنا یعنی جیسے آپ نے سنا ویسے ہی بات ہے۔ میں ہی قاتل ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ایمان قبول فرمالیا۔ لیکن ساتھ کہا کہ ہو سکے تو تو میرے سامنے نہ آیا کر۔ اپنے چہرے کو مجھ سے چھپا کر رکھ۔ بات وہی کہ جب تو سامنے آتا ہے تو چچا یاد آتا ہے۔ اس کے اوپر جو ظلم ہوا تھا وہ سارے کا سارا یاد آتا ہے۔ پھر وحشیؓ وہاں سے چلے گئے اور حضور ﷺ کی زندگی میں سامنے نہیں آئے۔

اتنا سا ہوا ہے کہ سامنے آئے ہیں۔ ایمان لائے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو میرے سامنے نہ آیا کر۔ یہ صحابی صحابہؓ کی جماعت میں سے ایک ایسا ہے جس کے بارے میں صراحت ہے کہ ان کو بہت تھوڑا وقت حضور ﷺ کی مجلس میں ملا ہے۔ بس رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور ایمان لائے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے مطابق پوری دنیا کے اولیاء اللہ، غوث، قطب، ابدال اکٹھے کرلو۔ وحشیؓ کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے۔

حضرت وحشیؓ کا درجہ سب سے اوپر ہے۔صحابی کی نسبت کا مقابلہ کسی دوسرے کے ساتھ کیا ہی نہیں جا سکتا۔تو جس نے تیئس سال ساتھ گزارے ہیں اور دن رات ساتھ گزارے ہیں۔ بھائیوں کی طرح ہیں۔داماد ہیں۔بیٹوں کی جگہ ہیں تو آپ جانتے ہیں کہ ان کی شان کتنی اونچی ہوگی۔اس لئے حضرت معاویہ کے ساتھ تقابل کرتے وقت حضرت معاویہؓ کی شان کتنی اونچی ہوگی جو رسول اللہﷺ پر ایمان لائے۔غزوات میں شریک ہوئے۔سارے کے سارے کام ہوئے۔وہ تو بہت بڑے صحابہ میں شامل ہیں۔اس لئے اس تقابل میں اس بات میں احتیاط کرنی ہے کہ حضرت معاویہؓ کی شان میں بھی کوئی بھی کسی قسم کا ایسا لفظ نہ نکلے جس کے ساتھ کوئی یہ کہہ سکے کہ ان کے دل میں حضرت معاویہؓ کی عزت نہیں ہے۔ان کے اختلافات بڑوں کے اختلافات ہیں۔ہمیں دونوں کا احترام کرنا ہے اور کسی کے متعلق آپ نے زبان سے کوئی ایسی بات نہیں کرنی۔

حضرت علیؓ حضرت معاویہؓ سے افضل اور اولیٰ بالحق ہیں

لیکن اس اختلاف میں ہمارا اور ہمارے اکابر کا قول صاف طور پر کتابوں میں مذکور ہے کہ ہم اس اجتہادی اختلاف میں حضرت علیؓ کو اولیٰ بالحق سمجھتے ہیں اور فضیلت کے اعتبار سے بھی حضرت معاویہؓ کے مقابلے میں حضرت علیؓ کی برتری کے ہی قائل ہیں۔جیسے میں نے کہا کہ ہم ساری امت میں سے ان چار کو فضیلت دیتے ہیں اور ان کے مقابلے میں کوئی دوسرا صحابی نہیں ہے تو حضرت علیؓ باقی سب صحابہ کے مقابلہ میں افضل ہیں۔پہلے تین جو ہیں جیسے خلافت کی ترتیب ہے ویسے ہی ان کی فضیلت کی ترتیب ہے اور اس ترتیب کی طرف اشارہ اس آیت میں ہے جو میں نے آپ کے سامنے پڑھی۔سورۃ حدید میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:''لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل ''فتح سے فتح مکہ مراد ہے۔صحابہ کرامؓ کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ایک وہ ہیں جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے اور رسول اللہﷺ کے ساتھ مل کر مشرکوں سے لڑے بھی۔یہ ہے من قبل الفتح!

ایک وہ ہیں جو بعد الفتح۔مکہ کے فتح ہونے کے بعد جب مکہ فتح ہوگیا تو لا ہجرۃ بعد الفتح اعلان ہوگیا۔اس کے بعد مکہ سے مسلمان ہو کر مدینہ میں جانے والے کو مہاجر نہیں کہتے۔ہجرت کا خاتمہ ہوگیا۔یہ بعد الفتح اور قبل الفتح دو جماعتیں بن گئیں۔قرآن کہتا ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل!جس نے فتح مکہ سے پہلے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور جو اللہ کے راستے میں فتح سے پہلے لڑے وہ اور جو من بعد الفتح خرچ کرنے اور لڑنے والے ہیں دونوں برابر نہیں۔اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والے،اللہ کے راستے میں لڑنے والے،اللہ کے راستے میں خرچ کرنے والے اعظم درجۃ وہ درجے کے اعتبار سے اعظم ہیں من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا ان کے مقابلے میں جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے اور پھر انہوں نے اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا تو حضرت علیؓ من قبل الفتح کی فہرست میں سر فہرست ہیں اور حضرت معاویہؓ کا فتح مکہ کے موقع پر ایمان ظاہر ہوا اور بعد میں وہ جہاد میں بھی شریک ہوئے۔سارے کام کئے۔

لیکن من بعد الفتح میں شامل ہیں۔من قبل الفتح میں شامل نہیں ہیں تو قرآن کریم کے یہ الفاظ ہمیں صراحت سے بتاتے ہیں کہ قبل الفتح جو ایمان لائے تھے قتال میں آئے۔وہ سارے کے سارے مکہ کے مہاجرین اور

سرور کائنات ﷺ کے مدینہ منورہ جانے کے بعد مدینہ منورہ کے انصار مکہ کے فتح سے پہلے پہلے جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ حتیٰ کہ غزوہ خیبر میں شریک ہوئے۔ یہ سارے کے سارے چاہے وہ انصار ہیں چاہے وہ مہاجرین ہیں۔ وہ ان کے مقابلے میں افضل ہیں جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور انہوں نے اللہ کے راستے میں خرچ بھی کیا اور اللہ کے راستے میں لڑے بھی۔ اس لفظ کو ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھئے۔ جب بھی کوئی اس قسم کی تفصیل کی بات آئے تو من قبل الفتح و بعد الفتح کا فرق کرنا یہ بات قرآن کریم کی آیت صراحت کے ساتھ بتاتی ہے۔

حضرت علیؓ و معاویہؓ کے بارے میں راہ اعتدال

باقی یہ ہے کہ عقیدہ رکھنا ہے قرآن وحدیث کے مطابق تاریخ سے وہ بات لینی ہے جو قرآن وحدیث کے ساتھ مطابقت رکھے اور ایسی بات آپ نے تاریخ سے نہیں لینی جو قرآن وحدیث سے مخالفت کرنے والی ہو۔ تاریخ کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اس لئے تاریخ پڑھ پڑھ کر حضرت علیؓ پر تنقید کرنا یا ان کو بعد والوں کے مقابلے میں گھٹیا ثابت کرنے کی کوشش کرنا یا اجتہادی خطا قرار دینا قرآن کریم کے یہ الفاظ اس بات سے منع کرتے ہیں۔ بس ان دو باتوں کو یاد رکھنا ہے نہ تو ایسا افراط ہو جیسے کہ میں نے پہلے حدیث کی روشنی میں عرض کیا اور نہ ایسی تفریط ہو جس طرح سے یہ ناصبی قسم کے لوگ اور خارجی قسم کے لوگ اس زمانے میں تھے جو حضرت علیؓ کے مخالف ہوئے۔ حدیث شریف کے اندر بہت ساری روایتیں ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسا ٹولہ ہوگا جو اختلاف امت کے وقت میں دونوں کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جائے گا۔ وہ حضرت معاویہؓ کے بھی خلاف اور حضرت علیؓ کے بھی خلاف ہوگا۔ ان لوگوں کے ساتھ جو لڑے گا عملاً وہ اولیٰ بالحق ہوگا۔ صراحت ہے یہ حدیث میں اور یہ بالاتفاق بات ہے کہ یہ ٹولہ جس کو ہم خارجی کہتے ہیں۔ ان کے ساتھ لڑنے کی نوبت حضرت علیؓ کو آئی ہے۔ حضرت معاویہؓ کو ان کے ساتھ لڑنے کی نوبت نہیں آئی۔ لہٰذا حدیث میں یہ الفاظ ہیں جو اپنی زبان سے کہہ رہا ہوں کہ اولیٰ بالحق حضرت علیؓ ہیں۔ اس تقابل میں اولیٰ بالحق حضرت علیؓ ہیں۔ یہ حدیث کے الفاظ ہیں۔ کیونکہ تواتر کے ساتھ یہ بات ثابت ہے کہ اگر ان کے ساتھ لڑائی ہوئی ہے تو حضرت علیؓ کی ہوئی ہے۔

راہ اعتدال سے ہٹے ہوئے لوگ

بہر حال میں ان نوجوانوں کی خدمت میں اپنے الفاظ کے ساتھ یہی بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں افراط و تفریط کا شکار نہ ہونا۔ یہ عباسی مردود جو کراچی میں ہوا اس نے کتاب لکھی ”خلافت معاویہ اور یزید“ یا اس کے بعد ایک اور کتاب لکھی ”تحقیق مزید“ یا عظیم الدین کی کتابیں اس قسم کی جتنی بھی ہیں وہ غلط ذہن کی رہنمائی کرتی ہیں۔ جو اس اختلاف کے اندر حضرت علیؓ کو مرجوح اور دوسری پارٹی کو راجح قرار دیتے ہیں۔ یہ ہمارا مسلک نہیں۔ ہم اس سارے اختلاف کے اندر حضرت علیؓ کو افضل قرار دیتے ہیں۔ حضرت علیؓ خلیفہ راشد ہیں۔ مہدی ہیں اور سرور کائنات ﷺ کے بھائی ہیں۔ آپ ﷺ کے داماد ہیں۔ بیٹوں کی جگہ ہیں۔ بہت فضیلتیں ان کو حاصل ہیں۔ اس لئے آپ نے یہ بحث کرتے ہوئے ان دو نقطوں کو لازماً سامنے رکھنا ہے کہ نہ تو تعریف ایسی کرنی ہے جو حدود سے

متجاوز ہو اور نہ کوئی ایسا لفظ استعمال کرنا ہے جس سے حضرت علیؓ کی شان میں کوئی تنقیص لازم آتی ہو۔

لیکن ساتھ ساتھ حضرت معاویہؓ کے ادب کو بھی ملحوظ رکھنا ہے کہ اگر اختلاف میں کوئی ایسی بات ہے جو اجتہادی ہے اور حضورﷺ فرماتے ہیں کہ جب مجتہد اجتہاد کے مطابق کوئی کام کرتا ہے یا بات کرتا ہے۔ اگر درستگی کو پہنچ جائے تو دوہرا ثواب لیتا ہے۔ درستگی کو نہ بھی پہنچے تو اس کو ایک ثواب ملتا ہے۔ مجتہد گنہگار نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے حضرت معاویہؓ کی شان کو بھی ملحوظ رکھنا ہے اور کوئی ایسا لفظ جس سے ان کی بے ادبی کا اشارہ بھی نکلتا ہو آپ سمجھیں کہ ایمان کو نقصان پہنچانے والی بات ہے۔ ان باتوں کی رعایت رکھتے ہوئے قرآن وحدیث سے ہی عقیدہ اخذ کرنا ہے۔ تاریخ سے وہ بات لینی ہے جو قرآن وحدیث کے مطابق چلے۔ ہمارا عقیدہ مسلسل اور متواتر چلا آرہا ہے۔ اہل حق کا اس بات کو آپ نے ملحوظ رکھنا ہے۔

حضرت علیؓ کی شان بیان کریں۔ اس طرح سے کہ اس میں نہ افراط ہو نہ تفریط ہو اور اس کے ساتھ ان اختلافات کو بیان کرتے ہوئے باقی صحابہ کرامؓ کا تذکرہ بھی ادب کے ساتھ کریں۔ احترام کے ساتھ کریں۔ اگر آپ مثال اس کی سمجھنا چاہیں تو یوں ہے کہ گھر میں رہتے ہوئے آپ کا باپ بھی ہے۔ آپ کی ماں بھی ہے۔ اگر ماں اور باپ گھر کے کسی مسئلہ میں آپس میں اختلاف کرلیں۔ آپس میں چاہے وہ اس کو سخت بولے۔ وہ اس کو سخت بولے۔ بچے کا کام نہیں ہے کہ ماں کی حمایت میں باپ کو بے عزت کرے۔ باپ کی حمایت میں ماں کو بے عزت کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ دونوں کا ادب کرے۔ بس اسی طرح ہم نے احترام دونوں کا کرنا ہے۔ لیکن جب ترجیح کی بات آئے گی تو ہم کہیں گے کہ اس میں ترجیح حضرت علیؓ کو ہے۔ ہم ان کو راجح قرار دیتے ہیں۔

میرا مسلک یہی ہے۔ میری اکابر کا مسلک یہی ہے۔ کتابوں کے اندر صراحت اسی بات کی ہے۔ اس لئے پاکستان میں یہ تحریک جو عباسی نے اٹھائی تھی ہم اس کو ناصبی تحریک سمجھتے ہیں۔ اہل بیت کی وہ تنقیص کرتے ہیں اور حضرت علیؓ کی تنقیص کرتے ہیں اور اس کے مقابلے میں دوسرے فریق کی تعریف ضرورت سے زیادہ کرتے ہیں۔ ہم اس مسلک کے نہیں۔ اس لئے دونوں نقطوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ نے ساری کی ساری بات کرنی ہے۔ افراط وتفریط نہ ہونے پائے۔ دونوں کے اندر اپنے ایمان کا خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہ اعتدال اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین! وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین!

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب ☆ نظام ہضم درست کرنے کے لئے ☆ غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے

ساھیوال پھکی

طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے

بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کے لئے

حیاتِ نو کیپسول

ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کے لئے

السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی دیپالپور بازار ساہیوال 0321-6950003

چہل احادیث ...... متعلقہ ماہ رمضان المبارک!

مولانا محمد عاشق الٰہیؒ!

۱...... حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے ہر عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے کو میرے لئے چھوڑتا ہے۔ پھر فرمایا کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت ہوگی جب خدا سے ملاقات کرے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے عمدہ ہے اور روزے ڈھال ہیں جو گناہوں سے اور دوزخ سے بچاتے ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو گندی باتیں نہ کرے اور شور نہ مچائے۔ پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرنے لگے یا لڑنے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ لڑنا جھگڑنا گالی کا جواب دینا میرا کام نہیں۔ (بخاری، مسلم)

۲...... فرمایا رحمتہ للعالمین ﷺ نے کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ رمضان المبارک کے ختم ہونے تک نہیں کھولا جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جن میں سے کوئی دروازہ رمضان المبارک کے ختم ہونے تک بند نہیں کیا جاتا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر کے طلب کرنے والے آگے بڑھ اور اے شر کے تلاش کرنے والے رک جا اور بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتے ہیں اور ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے۔ (ترمذی)

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ جب رمضان المبارک داخل ہوتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

۳...... فرمایا رحمتہ للعالمین ﷺ نے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام ریان ہے۔ اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔ ریان بمعنی سیرابی والا۔ (بخاری)

۴...... فرمایا رسول مقبول ﷺ نے کہ جس نے ایک دن خدا کی راہ میں روزہ رکھ لیا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اس قدر دور کر دیں گے کہ ستر سال میں جتنی دور پہنچا جائے۔ (بخاری)

۵...... فرمایا سرکار دو عالم ﷺ نے کہ جس نے بلا کسی شرعی رخصت اور بلا کسی مرض کے جس میں روزہ چھوڑنا جائز ہو رمضان المبارک کا روزہ چھوڑ دیا تو اگرچہ بعد میں اس کو رکھ لے۔ تب بھی ساری عمر کے روزوں سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ (احمد)

مطلب یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزوں کی فضیلت اور برتری اس قدر ہے کہ اگر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر روزے رکھنے سے بھی وہ فضیلت اور اجر و ثواب نہ پائے گا جو رمضان المبارک کا ایک روزہ رکھنے سے ملتا ہے۔ گو کہ قضا کا ایک روزہ رکھنے سے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

روزہ کی حفاظت

۶...... فرمایا فخر بنی آدمﷺ نے کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کے لئے (حرام کھانے یا حرام کام کرنے یا غیبت وغیرہ کرنے کی وجہ سے) پیاس کے علاوہ کچھ بھی نہیں اور بہت سے تہجد گزار ایسے ہیں جن کے لئے (ریاکاری کی وجہ سے) جاگنے کے سوا کچھ نہیں۔ (دارمی)

۷...... فرمایا سرکار دو عالمﷺ نے کہ روزہ (شیطان کی شرارت سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے۔ جب تک کہ روزہ دار (جھوٹ بول کر یا غیبت وغیرہ کر کے) اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ (نسائی)

۸...... فرمایا سرور کونینﷺ نے کہ جس نے روزہ رکھ کر بری بات اور برے عمل کو نہ چھوڑا تو خدا کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری)

قیام رمضان

۹...... فرمایا رسول اکرمﷺ نے کہ جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب سمجھتے ہوئے رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب سمجھتے ہوئے رمضان المبارک میں قیام کیا یعنی تراویح پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس نے شب قدر میں قیام کیا ایمان کے ساتھ اور ثواب سمجھ کر اس کے اب تک کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(بخاری و مسلم)

۱۰...... فرمایا فخر دو عالمﷺ نے کہ روزے اور قرآن بندہ کے لئے سفارش کریں گے۔ روزے کہیں گے اے رب ہم نے اس کو دن میں کھانے سے اور دیگر خواہشات سے روک دیا تھا۔ لہٰذا اس کے حق میں ہماری سفارش قبول فرمالیجئے۔ قرآن عرض کرے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے نہ دیا۔ لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمالیجئے۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔ (بیہقی)

رمضان المبارک اور قرآن کریم

۱۱...... فرمایا حضرت ابوہریرہؓ نے کہ رسول خداﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ رمضان المبارک میں آپ کی سخاوت بہت ہی زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ رمضان المبارک کی ہر رات میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آپﷺ سے ملاقات کرتے تھے اور آپﷺ ان کو قرآن مجید سناتے تھے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے جو بارش لے کر بھیجی جاتی ہے۔ (بخاری، مسلم)

رمضان المبارک میں سخاوت

۱۲...... فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ نے کہ جب رمضان المبارک داخل ہوتا تھا تو حضور اقدسﷺ ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ (بیہقی)

مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ یوں تو کسی بھی سائل کو محروم نہ فرماتے تھے۔ بلکہ مگر رمضان میں اس کا اہتمام مزید ہو جاتا تھا۔

۱۳...... فرمایا خاتم الانبیا ﷺ نے کہ جس نے روزہ دار کا روزہ کھلوایا یا مجاہد کو سامان دے دیا تو اس کو روزہ دار جیسا اجر ملے گا۔ اور غازی اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (بیہقی)

روزہ میں بھول کر کھا پی لینا

۱۴...... فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ جو شخص روزہ میں بھول کر کھا پی لے تو روزہ پورا کر لے۔ کیونکہ اس کا کچھ قصور نہیں۔ اسے اللہ نے کھلایا پلایا۔ (بخاری، مسلم)

سحری کھانا

۱۵...... فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے کہ سحری کھایا کرو۔ کیونکہ سحری میں برکت ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۶...... حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کا فرق ہے۔ (مسلم)

۱۷...... حضور ﷺ نے فرمایا کہ سحری کھانے والوں پر خدا اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ (طبرانی)

افطار کرنا

۱۸...... فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے کہ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ یعنی غروب آفتاب ہوتے ہی روزہ کھول لیا کریں گے۔ (بخاری، مسلم)

۱۹...... فرمایا رحمت کائنات ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بندوں میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والا ہے۔ یعنی غروب آفتاب ہوتے ہی فوراً افطار کرتا ہے اور اسے اس میں جلدی کا خوب اہتمام رہتا ہے۔ (ترمذی)

۲۰...... فرمایا سید الکونین ﷺ نے کہ جب ادھر سے یعنی مشرق سے رات آگئی اور ادھر سے یعنی مغرب سے دن چلا گیا تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہو گیا۔ آگے انتظار کرنا فضول ہے۔ بلکہ مکروہ ہے۔ (مسلم)

۲۱...... فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ جب تم روزہ کھولنے لگو تو کھجوروں سے افطار کرو۔ کیونکہ کھجور سراپا برکت ہے۔ اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے روزہ کھول لو۔ کیونکہ وہ ظاہر و باطن کو پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی)

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے

۲۲...... فرمایا خاتم الانبیا ﷺ نے کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ)

سردی میں روزہ

۲۳...... فرمایا سرور دو عالم ﷺ نے کہ موسم سرما میں روزہ رکھنا مفت کا ثواب ہے۔ (ترمذی)

مفت کا ثواب اس لئے فرمایا کہ اس میں پیاس نہیں لگتی اور دن جلدی گزر جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اس پر بھی روزہ سے گریز کرتے ہیں۔

جنابت روزہ کے منافی نہیں

۲۴...... فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ رمضان المبارک میں حضور اقدس ﷺ کو بحالت جنابت صبح ہوتی تھی اور یہ جنابت احتلام کی نہیں بلکہ بیویوں کے ساتھ مباشرت کرنے کی وجہ سے ہوتی تھی۔ پھر غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

مطلب یہ ہے کہ صبح صادق سے قبل غسل نہیں فرمایا اور روزہ کی نیت فرمالی۔ پھر طلوع آفتاب سے قبل غسل فرما کر نماز پڑھ لی۔ اس طرح سے روزہ کا کچھ حصہ حالت جنابت میں گزرا۔ اس لئے کہ روزہ بالکل ابتدائے صبح صادق سے شروع ہوجاتا ہے۔ اسی طرح اگر روزہ میں احتلام ہوجائے تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ کیونکہ جنابت روزہ کے منافی نہیں ہے۔ ہاں! اگر عورت کے ماہواری کے دن ہوں تو روزہ نہ ہوگا۔ ان دنوں کی قضا بعد میں فرض ہے۔ یہی مسئلہ نفاس کے ایام کا ہے۔ نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے۔

روزہ میں مسواک

۲۵...... فرمایا حضرت عامر بن ربیعہؓ نے رسول خدا ﷺ کو بحالت روزہ اتنی بار مسواک کرتے ہوئے دیکھا کہ جس کا میں شمار نہیں کرسکتا۔ (ترمذی) مسواک تر ہو یا خشک۔ روزہ میں ہر وقت کرسکتے ہیں۔ البتہ منجن، ٹوتھ پاؤڈر، ٹوتھ پیسٹ یا کوئلہ وغیرہ سے روزہ میں دانت صاف کرنا مکروہ ہے۔

روزہ میں سرمہ

۲۶...... فرمایا حضرت انسؓ نے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری آنکھ میں تکلیف ہے۔ کیا میں روزہ میں سرمہ لگالوں؟ فرمایا لگالو۔ (ترمذی)

اگر روزہ دار کے پاس کھایا جائے

۲۷...... فرمایا فخر بنی آدم ﷺ نے کہ جب تک روزہ دار کے پاس کھایا جاتا رہے اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ (بیہقی)

آخر عشرہ میں عبادت کا خاص اہتمام

۲۸...... فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ حضور نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں جس قدر عبادت میں محنت فرماتے تھے۔ دوسرے ایام میں اس قدر محنت نہیں فرماتے تھے۔ (مسلم)

۲۹...... فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ جب آخری عشرہ آتا تھا تو سرور دوعالم ﷺ تہبند کس لیتے تھے۔ (تاکہ خوب عبادت کریں) اور پوری رات عبادت کرتے تھے اور گھر والوں کو عبادت کے لئے جگاتے تھے۔ (بخاری)

شب قدر

۳۰...... فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ بلاشبہ یہ مہینہ آچکا ہے۔ اس میں ایک رات ہے (شب قدر جو

عبادت کی قدر و قیمت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس رات سے محروم ہوگیا۔ کل خیر سے محروم ہوگیا اور اس شب کی خیر سے وہی محروم ہوگا جو پورا پورا محروم ہو۔ جسے ذوق عبادت بالکل نہیں اور جو فکر سعادت سے خالی ہے۔ (ابن ماجہ)

۳۱...... فرمایا سرور کونین ﷺ نے کہ شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری)

۳۲...... فرمایا محبوب رب العالمین ﷺ نے (اعتکاف کرنے والے کے متعلق) کہ وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اسے وہ ثواب بھی ملتا ہے جو (اعتکاف سے باہر) تمام نیکیاں کرنے والے کو ملتا ہے۔ (ابن ماجہ)

یعنی اعتکاف میں بیٹھ کر اعتکاف والا خارج مسجد جو نیکیاں کرنے سے عاجز ہے تو وہ ثواب کے اعتبار سے محروم نہیں ہے۔ اگر اعتکاف نہ کرتا تو مسجد سے باہر جو نیکیاں کرتا ان کا ثواب بھی پاتا ہے۔

آخری رات میں بخشش

۳۳...... فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ رمضان المبارک کی آخری رات میں امت محمدیہ کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! کیا اس سے شب قدر مراد ہے؟۔ فرمایا کہ نہیں۔ یہ فضیلت آخری رات کی ہے۔ شب قدر کی فضیلتیں اس کے علاوہ ہیں۔ بات یہ ہے کہ عمل کرنے کا اجر اس وقت پورا پورا دے دیا جاتا ہے جب کام پورا کردیتا ہے اور آخری شب میں عمل پورا ہوجاتا ہے۔ لہٰذا بخشش ہوجاتی ہے۔ (احمد)

عید کا دن

۳۴...... فرمایا حضرت انسؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں جو ہر اس بندۂ خدا کے لئے دعا کرتے ہیں جو اللہ عزوجل کا ذکر کررہا ہو۔ پھر جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں کہ دیکھو ان لوگوں نے ایک ماہ کے روزے رکھے اور حکم مانا اور فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! بتاؤ اس مزدور کی کیا جزاء ہے جس نے عمل پورا کردیا ہو۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے رب! اس کی جزاء یہ ہے کہ اس کا بدلہ پورا دے دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کردیا جو ان پر لازم تھا اور اب دعا میں گڑگڑانے کے لئے نکلے ہیں۔ قسم ہے میرے عزت وجلال اور کرم کی اور میرے علو وارتفاع کی میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا۔ پھر (بندوں کو) ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ لہٰذا اس کے بعد (عیدگاہ سے) بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں۔ (بیہقی فی الشعیب)

رمضان المبارک کے بعد دو اہم کام

۳۵...... فرمایا حضرت ابن عباسؓ نے کہ مقرر فرمایا رسول اکرم ﷺ نے صدقہ فطر روزں کو لغو اور گندی باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کی روزی کے لئے۔ (ابوداؤد شریف)

عید کے بعد کے چھ روزے

۳۶...... فرمایا فخر کونین ﷺ نے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ (نفل روزے) یعنی عید کے مہینہ میں رکھے تو (پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہوگا۔ اگر ہمیشہ ایسا ہی کیا کرے تو گویا اس نے ساری عمر روزے رکھے۔ (مسلم)

چند مسنون دعائیں

۳۷...... فرمایا معاذ بن زہرہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: ''اللھم لك صمت وعلیٰ رزقك افطرت ۰ ابوداؤد '' ترجمہ:...... ''اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر کھولا۔''

۳۸...... فرمایا ابن عمرؓ نے کہ افطار کے وقت (یعنی بعد افطار) رسول کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے: ''ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الا جر ان شآء اللّٰہ ۰ ابوداؤد '' ترجمہ:...... ''پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہوگیا۔''

افطار کی ایک اور دعا

''اللھم انی اسئلك برحمتك التی وسعت کل شئی ان تغفرلی ذنوبی '' ترجمہ:...... ''اے اللہ! میں آپ کی اس رحمت کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو سمائے ہوئے ہے کہ آپ میرے گناہ معاف فرمادیں۔'' یہ دعا حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے۔ (ابن ماجہ)

۳۹...... جب کسی کے یہاں افطار کرے تو اہل خانہ کو یہ دعا دے: ''افطر عندکم الصآئمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکة '' ترجمہ:...... ''روزہ دار تمہارے یہاں افطار کیا کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعا کریں۔'' ایک جگہ افطار کر کے رسول اکرم ﷺ نے یہ دعا پڑھی۔ (ابن ماجہ)

شب قدر کی دعا

۴۰...... حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کونسی ہے تو اس رات میں کیا دعا کروں؟۔ فرمایا کہ دعا میں یوں کہنا: ''اللھم انك عفو تحب العفو فاعف عنی ۰ ترمذی '' ترجمہ:...... ''اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے۔ معافی کو پسند فرماتا ہے۔ لہٰذا مجھے معاف فرمادے۔''

رمضان المبارک کے چار اہم کام

۱...... لا الہ الا اللہ کی کثرت۔ ۲...... استغفار میں لگے رہنا۔

۳...... جنت نصیب ہونے کا سوال۔ ۴...... دوزخ سے پناہ میں رہنے کی دعا کرنا۔

فضائل شب قدر!

حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ

پہلی فضیلت

شب قدر کی بڑی فضیلت ہے۔اس کے بارے میں قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ:’’لیلة القدر خیر من الف شهر ‘‘یعنی ایک رات ہزار راتوں سے افضل ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہزار سال کی مخلصانہ عبادت سے جو مقام حاصل ہوتا ہے۔لیلۃ القدر میں اس کی برکت وفضیلت سے ایک رات میں آدمی اس مقام کو پالیتا ہے۔اس لئے کہ یہ مبارک اور مقبول رات ہے اور قاعدہ بھی ہے کہ جب ظرف مقبول ہوتا ہے تو مظروف بھی مقبول ہو جاتا ہے اور ظرف دو ہی ہیں یا تو ظرف مکان بعض چیزیں زمانے میں واقع ہوتی ہیں اور بعض چیزیں مکان میں واقع ہوتی ہیں۔اگر زمانہ مقدس ہے تو اس میں جو خیر کا عمل ہوگا وہ دوسرے زمانے کی نسبت سے ہزاروں درجہ بڑھا ہوگا۔اسی طرح اگر مکان مقدس ہے اور اس میں نیکی کی جائے تو وہ دوسرے مکانوں کی نیکی کی بہ نسبت ہزاروں درجہ بڑھی ہوئی ہوگی۔یہی عبادت آپ یہاں کریں اور یہی عبادت جا کر بیت اللہ شریف میں کریں تو بیت اللہ کی نماز لاکھ نماز کے برابر ہوتی ہے اور یہاں کی ایک نماز ایک ہی نماز کے برابر ہوگی۔

دوسری فضیلت

اور شب قدر کی دوسری فضیلت یہ ہے کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ اس رات جبرائیل امین علیہ السلام اترتے ہیں۔’’فی قمقمة من الملائکة ‘‘ایک بڑے جلوس کے ساتھ آتے ہیں۔کروڑوں ملائکہ ساتھ ہوتے ہیں۔ظاہر بات ہے کہ کسی مجلس میں اگر ایک اہل اللہ آجائے تو مجلس کے رنگ میں فرق پڑ جائے گا اور توجہ الیٰ اللہ پیدا ہو جائے گی اور جب اربوں کھربوں اہل اللہ ہوں گے تو ظاہر بات ہے کہ زمین کی نورانیت کتنی بڑھ جائے گی اور ان ملائکہ کے آنے سے قلوب کے اندر سکینت اور بشاشت وانشراح پیدا ہوتا ہے۔یہ لیلۃ القدر کے ساتھ مخصوص ہے جو دوسری راتوں میں نہیں۔

تیسری فضیلت

تیسری فضیلت یہ کہ گویا عالم غیب سے آدمی کا سابقہ پڑتا ہے۔دیگر راتوں میں آپ نماز پڑھیں گے تو آپ دنیا میں ہیں۔لیکن لیلۃ القدر میں اربوں کھربوں ملائکہ کا ہجوم ہوتا ہے۔جو اہل اللہ ہیں وہ بھی معصیت سے پاک صاف تو کیا ان کا اثر نہیں پڑے گا تو اس وقت’’لیلة القدر ‘‘میں آدمی کو عالم غیب سے قرب ہو جاتا ہے۔

شب قدر کے چھپا لینے کی وجہ

یہ رات پوشیدہ رکھی گئی تا کہ آپ ہر رات میں یہ توجہ کریں کہ ممکن ہے اب ہو۔اگر آپ کو بتلادی جاتی کہ

فلاں تاریخ میں آئے گی تو چپ چاپ بیٹھے رہتے کہ جب وہ رات آئے گی تو عبادت کریں گے۔ اس لئے چھپالی گئی تاکہ آپ سست نہ ہو جائیں اور بھروسہ نہ کر بیٹھیں اور معطل نہ بن جائیں۔ اس لئے اس تعطل کو رفع کرنے کے لئے اس رات کو چھپا دیا گیا۔ مگر چھپانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زیادہ چھپا دی گئی ہے۔ بلکہ فی الجملہ چھپا دی گئی ہے۔ کیونکہ اس قدر متعین ہے کہ رمضان میں وہ رات ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پورے سال میں تلاش کی زحمت سے آپ بچ گئے اور رمضان میں بھی ظن غالب بتایا کہ اخیر عشرہ میں ہے یہی وجہ ہے کہ موت کا وقت کسی کو نہیں بتایا گیا۔ تاکہ پوری زندگی میں موت کی تیاری کرتا رہے اور آخرت کے لئے سامان کرتا رہے اور اگر یہ بتلا دیتے کہ ساٹھ برس کے بعد اتنے بج کر اتنے منٹ پر موت آئے گی تو اس میں دو خرابیاں تھیں۔ اوّل یہ کہ آدمی کی زندگی اجیرن ہو جاتی۔ اب وہ گن رہا ہے کہ موت کے اتنے دن رہ گئے ہیں۔ کھانا پینا سب بے مزہ ہو جاتا اور نظام عالم برباد ہو جاتا۔ اس لئے موت کا وقت نہیں بتایا۔ دوسرے اس لئے وقت نہیں بتلایا تاکہ عمر کو عبادت میں استعمال کرو۔ ممکن ہے اس وقت موت آ جائے اور ممکن ہے کہ دس گھنٹے بعد آ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ میں اس وقت غافل ہوں اور موت آ جائے تو غفلت باقی نہیں رہے گی۔

جبرائیل علیہ السلام کا شب قدر میں قریب آنا

حدیث شریف میں آیا ہے کہ شب قدر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام مسلمانوں کے گھر آ کر ان سے ملاقات کرتے ہیں۔ ان کے آنے سے ہر انسان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ لیکن انسانوں کے مراتب مختلف ہیں جو صاحب معرفت ہیں اور بصیرتِ قلب رکھتے ہیں۔ ان کو ان انوار کا زیادہ احساس ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خصوصی ملاقات ہوتی ہے۔

لیکن جن کے اندر معرفت نہیں وہ عمومی طور پر احساس کرتے ہیں کہ ہمارے قلوب کے اندر برکت آ رہی ہے۔ یہ آپ کا فعل ہے۔ جبرائیل علیہ السلام کا فعل نہیں ہے۔ وہ تو دنیا میں آ گئے۔ رہا ان سے زیادہ فائدہ کون اٹھاتا ہے۔ تو بصیرت والے زیادہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ بصیرت والے جو زیادہ اٹھالیں گے جبرائیل ان سے زیادہ قریب ہو جائیں گے اور جو کم اٹھائیں گے ان سے بعد رہے گا اور جو بالکل نہیں اٹھائیں گے ان کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔

شب قدر کی مخصوص عبادت

عبادات میں تو کوئی تخصیص نہیں ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ نوافل میں جتنا قرب ہوتا ہے دوسری طاعات میں اتنا نہیں ہوتا۔ لہٰذا نوافل کی کثرت زیادہ مناسب ہے۔ اب تلاوت قرآن ایک بڑی عبادت ہے۔ لیکن نفل اس عبادت کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ اس میں کلام پاک کی تلاوت کی بھی ہے اور نوافل بھی ہے۔ ایک شخص تو وہ ہے کہ فقط تلاوت کر رہا ہے۔ اسے برکات حاصل ہوں گی۔ لیکن جامع برکت اسی وقت ہوگی جب کہ نماز کے اندر تلاوت ہو تو جتنا قرب نوافل سے ہوتا ہے۔ اتنا صرف تلاوت سے نہیں ہوتا اور یہ تلاوت اور نوافل میں تقابل نہیں ہے۔ کیونکہ نفل میں خود تلاوت موجود ہے۔

ترغیب وآداب ادائیگی زکوٰۃ!

مولانا انیس احمد مظاہری لاہور

اللہ جل شانہ نے بنی نوع انسان کو تمام مخلوقات کا سردار بنایا اور سب سے زیادہ عزت سے نواز کر انواع واقسام کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے۔ بالخصوص ایک نعمت ایسی ہے جس سے نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے صرف مسلمانوں ہی کو مالا مال فرمایا ہے۔ اس کے ثمرات سے مسلمان ہی دنیا وآخرت میں نفع حاصل کرتا ہے۔ وہ عظیم نعمت ایمان اور اسلام کی نعمت عظمیٰ ہے۔

ایمان واسلام کی حفاظت کے لئے حضور نبی کریم ﷺ نے اس نعمت کو ایک عمارت کے ساتھ تشبیہ دے کر سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے:

۱…… لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی پر۔ ۲…… نماز قائم کرنا۔ ۳…… زکوٰۃ ادا کرنا۔ ۴…… رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ ۵…… اللہ نے مال واسباب دیئے ہوں توحج کرنا۔

جہنم سے نجات اور جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے لئے اللہ جل شانہ کی توحید والوہیت ونبی کریم ﷺ کی صداقت ورسالت کی صدق دل سے گواہی، صحت وبدن کی نعمت کی قدردانی وشکرانہ کے لئے نماز، روزہ اور مال کی نعمت کے شکرانہ، پاکیزگی کے لئے زکوٰۃ اور جان ومال میں خیروبرکت وشکرانہ کے لئے حج کرنے کا اللہ جل شانہ نے تمام مسلمانوں کو ذمہ دار ومکلف بنایا ہے۔ ان اعمال واحکام کے اداء کرنے سے مسلمان کی جان ومال میں کمی نہیں ہوتی۔ بلکہ اضافہ کے ساتھ ایمان والوں کا مال ومنال محفوظ بھی رہتا ہے اور ان کے ذریعہ اللہ جل شانہ کا قرب ورضاء بھی حاصل ہوتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

۱…… زکوٰۃ اسلام کا بہت بڑا پل ہے۔ ۲…… جو شخص زکوٰۃ اداء کردے تو اس مال کا شر اس سے جاتا رہتا ہے۔ ۳…… فرمایا کہ مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ سے محفوظ بناؤ۔ یعنی صحیح طور پر زکوٰۃ اداء شدہ، مال عذاب وہلاکت سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تین کام کرلے اس کو ایمان کا مزہ آجائے:

الف…… صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرے۔ ب…… اللہ کے سواء کسی کو الہ نہ جانے۔ ج…… ہر سال خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرلے(بوجھ نہ سمجھے)

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک شخص نے مکان فروخت کیا۔ حضرت امیرالمومنین سیدنا عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ: ’’اس کی قیمت کو احتیاط سے اپنے گھر میں گڑھا کھود کر اس میں رکھ دینا۔ اس نے عرض کیا کہ اس طرح کنز (خزانہ) جس کے بارے میں قرآن کریم میں وعید آئی ہے:’’ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا

ینفقونہا فی سبیل اللہ ، توبہ ''میں داخل ہو جائے گا؟۔حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جس مال کی زکوٰۃ اداء کر دی جائے وہ کنز میں داخل نہیں ہوتا۔''

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا فرمان عالی ہے کہ: ''مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو۔میں اس کی زکوٰۃ ادا کرتا رہوں اور اس میں اللہ جل شانہ کی اطاعت کرتا رہوں۔

اس تمام فرائض کی ادائیگی کا طریقہ، معیار اور مقدار نیز حکم اور الغرض اس سے متعلق تمام احکام حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کی سہولت کے لئے بہت ہی واضح اور آسان انداز میں بیان کر دیئے ہیں۔

ہم مسلمانوں کو چاہئے اپنے فرائض کو اس طریقہ کے مطابق اداء کریں۔زکوٰۃ بھی اپنے اموال تجارت اور سونے، چاندی کا صحیح حساب لگا کر اس کا ڈھائی فیصد اداء کریں۔عموماً محض اندازہ سے کل مال کی زکوٰۃ اداء نہیں ہوتی۔ بلکہ کچھ زکوٰۃ باقی رہ جاتی ہے اور جتنی مقدار ذمہ رہ جائے گی۔وہ بقیہ کل مال کے ہلاک کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے اور فریضہ کی وہ مقدار بھی ذمہ واجب الاداء رہے گی۔جیسا کہ علمائے امت نے لکھا ہے اور پھر بقیہ مال کی زکوٰۃ اداء نہ کرنے کا گناہ علیحدہ ذمہ ہوگا۔اللہ کریم غفلت ومعصیت سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مسجد حرام، کعبۃ اللہ و حطیم میں تشریف رکھتے تھے۔کسی نے تذکرہ کیا کہ فلاں فلاں آدمیوں کا بڑا نقصان ہوگیا۔سمندر کی موج نے ان کے مال کو ضائع کر دیا۔حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جنگل ہو یا سمندر کسی جگہ بھی جو مال ضائع ہوتا ہے۔وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اللہ جل شانہ عم نوالہ نے قرآن کریم میں کامیاب ایمان والوں کی صفات کے بیان میں زکوٰۃ ادا کرنے والے مومنین کو بھی ذکر فرمایا ہے۔

قابل صد احترام مسلمان بھائیو!

اللہ جل شانہ عم نوالہ نے ہم مسلمانوں کو حضور نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے اپنا پسندیدہ و پاکیزہ نظام معاشرت ومعیشت عطا فرمایا ہے۔اس نظام کی خوبی وتاثیر یہ ہے کہ اگر کافر بھی اس کو اختیار کر لے تو وہ دنیا میں اس کے ثمرات سے فائدہ اٹھائے اور مسلمان کے لئے تو دنیا کی خیروں، ترقیات کے ساتھ آخرت کی دائمی زندگی کی کامیابیاں ہر نوع کی ترقیات کے علاوہ اللہ کریم کی سب سے عظیم نعمت رضاء وقرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ہم مسلمانوں کا کیا ماضی نہایت روشن، خوشحال تھا۔مسلمان اپنی معیشت وتجارت زراعت وغیرہ میں اللہ کریم کے احکام پورے کرنے والے تھے۔

پہلا واقعہ

ماضی کی خوشحالی کی ایک جھلک تاریخ کے اس واقعہ میں دیکھی جاسکتی ہے کہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن الخطابؓ کے زمانہ میں ایک شخص دس ہزار اشرفیاں لے کر مدینہ طیبہ کی گلیوں میں چکر لگاتا اور گھر گھر جا کر رات بھر دستک دیتا ہے کہ کوئی ضرورت منداس رقم کو قبول کر کے اپنی ضرورت پورا کر لے۔مگر جس دروازہ پر پہنچتا ہے

وہاں سے جواب ملتا ہے کہ اللہ کا دیا ہوا میرے پاس سب کچھ ہے۔ ضرورت مند نہیں ہوں۔ پوری رات گزر جاتی اور کوئی قبول کرنے والا نہیں۔ مجبور ہو کر صبح کو امیر المومنین کی خدمت میں پیش کر دی اور مکمل صورت حال سے مطلع کیا۔ پھر یہ رقم بیت المال میں داخل کر دی گئی۔

دوسرا واقعہ

برکۃ العصر قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ نے سنایا کہ ضلع سہارنپور میں بہٹ سے آگے جہاں حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ کا قیام ہوتا تھا۔ انگریزوں کی کچھ کوٹھیاں تھیں۔ جن میں ان کے کاروباری دفتر تھے اور مسلمان ملازمت کیا کرتے تھے۔ انگریز خود دیگر بڑے شہروں کلکتہ، دہلی میں رہتے، آمد ورفت رہتی۔ ایک مرتبہ اس کے قریب جنگل میں آگ لگی اور اکثر لگتی رہتی تھی۔ تقریباً سب کوٹھیاں جل گئیں۔ ایک کوٹھی کے ملازم نے اپنی افسر کو دہلی جا کر اطلاع دی کہ سب کوٹھیاں جل گئیں اور آپ کی کوٹھی بھی جل گئی۔ وہ انگریز کچھ لکھ رہا تھا۔ سننے کے بعد بھی اطمینان سے لکھتا رہا۔ ملازم نے دو تین مرتبہ کہا کہ حضور سب کچھ جل گیا۔ اس انگریز افسر نے بہت ہی لاپرواہی سے کہا کہ میری کوٹھی نہیں جلی۔ میں تو مسلمانوں کے طریقہ پر مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں۔ اس لئے میرے مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ وہ ملازم تو اپنی ذمہ داری نبھانے اور جواب دہی کے خوف سے گیا کہ مالک کہے گا کہ تم نے خبر ہی نہ دی۔ مگر ملازم اس کا جواب سن کر واپس آ گیا۔ آ کر دیکھا تو واقعی اس کی کوٹھی نہیں جلی تھی۔ ہم مسلمانوں کے لئے بڑی عبرت کا قصہ ہے کہ دیکھئے اس غیر مسلم انگریز کو زکوٰۃ کے فائدے پر کیسا یقین تھا۔

ادائیگی زکوٰۃ کے آداب

اللہ تعالیٰ نے ہر عمل کے آداب میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ ان کے اہتمام سے عمل میں اخلاص اور خشوع وخضوع پیدا ہو جاتا ہے۔ جو درحقیقت ہر عمل کی روح اور جان ہے۔ جس کی برکت سے وہ عمل اللہ جل شانہ کی پاک بارگاہ میں شرف قبولیت پا لیتا ہے۔

برکۃ العصر مخدوم العالم قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ نے حضرت امام غزالی قدس سرہ کی احیاء العلوم کے حوالہ سے فضائل صدقات میں تفصیل سے ان کو ذکر کیا ہے۔ انتہائی اختصار کے ساتھ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں:

ا...... زکوٰۃ کی ادائیگی میں جلدی کرے۔ اس میں اللہ جل شانہ کے امتثال حکم (حکم پورا کرنے) میں رغبت وشوق کا اظہار ہے۔ فقراء کے دلوں میں مسرت وخوشی کا ذریعہ ہے۔ دیر کرنے میں اپنے مال پر کسی قسم کی بیماری وآفت آ جانے کا بھی احتمال ہے۔ جن علمائے امت کے نزدیک بلاتاخیر ادائیگی ضروری ہے۔ ان کے نزدیک تاخیر گناہ مستقل ہے۔

۲...... زکوٰۃ کی ادائیگی مخفی طریقہ پر کی جائے۔ تاکہ دکھلاوے وغیرہ سے امن رہے اور لینے والے کی پردہ پوشی رہے۔ فقیر محتاج ذلت سے بچے۔ بلا کسی شرعی وجہ کے مخفی ہی دینا افضل ہے۔

۳...... اگر کوئی دینی مصلحت (ترغیب یا اپنے کو تہمت سے محفوظ رکھنا) ہو تو اظہار بقدر ضرورت ایک یا دو حسب حال چند اشخاص کے سامنے کر دیا جائے۔

۴...... زکوٰۃ مستحق کو دے کر نہ احسان جتلایا جائے اور نہ ہی ایذاء و تکلیف دے کر فریضہ کو برباد کیا جائے۔

۵...... اپنے عمل وصدقہ کو حقیر جانے اور اپنے پر اللہ کا فضل سمجھے کہ اس نے فریضہ کی ادائیگی کی توفیق دی۔

۶...... زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اللہ جل شانہ سے قبولیت کی دعا کرلے۔

۷...... اللہ کی راہ میں صدقہ بالخصوص زکوٰۃ کی ادائیگی میں جو اسلام کا اہم فریضہ ہے خود سے عمدہ مال خوشدلی سے اداء کیا جائے۔ اللہ کریم خود پاکیزہ ہیں اور پاکیزہ، عمدہ طیب مال قبول فرماتے ہیں۔

۸...... اپنے مال زکوٰۃ وصدقات کو ایسے مواقع و مصارف پر خرچ کرے جس سے اجر وثواب میں زیادتی ہو۔

۹...... متقی، دنیاء سے بے رغبت آخرت کے کاموں میں مصروف لوگوں کو دے۔

۱۰...... اہل علم پر خرچ کرے کہ فریضہ کی ادائیگی کے ساتھ اشاعت علم اور اہل علم کی اعانت کا ذریعہ ہوگا۔

۱۱...... جن کو صدقہ وزکوٰۃ دی جائے وہ اپنی حاجات وضروریات کا اخفاء کرنے والا ہو۔ قلت معاش، آمدنی کا لوگوں سے تذکرہ نہ کرتا ہو۔ لوگوں سے چمٹ کر نہ مانگتا ہو یعنی سفید پوش ہو۔

۱۲...... عیالدار ہو۔ کسی بیماری ومصیبت میں مبتلا ہو کہ خود کما نہیں سکتا۔

۱۳...... مستحق رشتہ دار کو بھی دے کہ ادائیگی فریضہ (زکوٰۃ) صدقہ کے ساتھ صلہ رحمی کا بھی اجر وثواب شامل ہوتا ہے۔

اللہ کریم اس تحریر کو بندہ اور ہر پڑھنے والے کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات کے ساتھ دارین کی خیروں، نعمتوں میں برکتوں کا ذریعہ بنائیں۔ نیز قبولیت ومقبولیت نصیب فرمائیں۔ آمین!

چناب نگر میں قادیانی جماعت کی ریاست ختم کی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر میں قادیانی جماعت کی ریاست ختم کی جائے اور چناب نگر میں ملکی قوانین نافذ کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب کے سابق گورنر فرانس موڈی نے قادیانی نبی کی اولاد کو (ربوہ) چناب نگر میں بسانے کے لئے ۱۰۳۴ ایکڑ اراضی ایک آنہ فی مرلہ کے عوض الاٹ کی تھی۔ جس کے باعث قادیانی جماعت نے وہاں اپنی حکومت قائم کرلی اور وہاں حکومت پاکستان کے قوانین نافذ نہیں ہونے دیئے۔ قادیانی جماعت کی اپنی عدالتیں ہیں اور جائیداد کی خرید وفروخت کی رجسٹری وغیرہ بھی قادیانی جماعت خود ہی کرتی ہے۔ پاکستان کے دوسرے شہروں کی طرح چناب نگر میں مسلمانوں کے دوسرے شہروں کی طرح چناب نگر میں مسلمانوں کو مکان، دکان، اراضی خریدنے کی اجازت نہیں ہے۔ قادیانی جماعت نے اپنی الگ فورس بنا رکھی ہے۔ مختلف مقامات پر مسلح قادیانی کمانڈوز ناکے لگا کر کھڑے ہیں۔ جہاں پولیس عمل دخل نہیں کرسکتی۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب حکومت قادیانی جماعت کے آگے بے بس ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانی جماعت کی غیرقانونی سرگرمیاں روکی جائیں اور اسلامی شعائر کی توہین بند کرائی جائے۔

میت کا ورثاء پر حق!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

جب ایک مسلمان قریب المرگ ہو تو چاہئے کہ مسلمان اس کی مغفرت اور قبر و حشر میں کام آنے والے اعمال اختیار کریں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سرور کائنات ﷺ نے ارشادات فرمائے۔ ان کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

۱...... قریب المرگ مسلمان کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرنی چاہئے۔ یعنی بلند آواز میں کلمہ طیبہ پڑھنا چاہئے۔ تاکہ اس کی زبان پر بھی جاری ہو جائے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ: ’’لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ ‘‘ یعنی قریب المرگ مسلمان کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرو۔

۲...... ’’جب کسی مریض کی عیادت کے لئے جاؤ تو فرمایا: ’’اذا حضرتم المریض او المیت فقولو خیرا فان الملائکۃ یومنون علیٰ ماتقولون ‘‘ یعنی جب تم کسی بیمار یا میت کے پاس جاؤ تو نیکی کی بات کہو۔ کیونکہ فرشتے بھی تمہاری گفتگو پر آمین کہتے ہیں۔

۳...... ’’جب کسی قریب المرگ کے پاس جاؤ تو اس پر سورۃ یاسین پڑھو۔ چنانچہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں:

’’رحمت دو عالم ﷺ میرے گھر اس وقت تشریف لے آئے جب میرے میاں ابو سلمہؓ بستر مرگ پر تھے اور ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ حضور ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کی آنکھیں بند کرتے ہوئے فرمایا۔ جب روح کو قبض کیا جاتا ہے تو آنکھ اس کو دیکھتی ہے۔ یہ سن کر گھر والوں کو ابو سلمہؓ کی موت کا یقین ہو گیا تو کچھ لوگوں نے آہ و فغاں شروع کر دی۔ سید دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ منہ سے وہی بات نکالو جو بہتر ہو۔ کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا! یا اللہ ابو سلمہؓ کو بخشش دے اور اس کا درجہ ہدایت پانے والوں میں بلند فرما۔ اس کے پسماندگان کو اس سے بہتر بدل عطا فرما۔ اے پروردگار عالم! ہمیں اور اس کو بخش دے اور اس کی قبر کو وسیع تر فرما دے اور اس کی قبر کو پرنور بنا دے۔‘‘

۵...... میت کو شریعت کے احکام کے مطابق لباس پہنایا جائے۔ چنانچہ حضرت ابو سعید خدریؓ جب قریب المرگ ہوئے تو کپڑے منگوا کر زیب تن فرمائے اور فرمایا کہ میں نے رحمت دو عالم ﷺ سے سنا ہے کہ: ’’حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میت کو قیامت کے دن انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا۔ جن میں اس کی موت واقع ہوئی تھی۔‘‘

۶...... ایک صحابی کی حالت احرام میں موت واقع ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تمسوہ بطیب ولا تخمروا راسہ فانہ یبعث یوم القیامۃ ملبیا ۔ بخاری، مسلم ‘‘ اس کو خالص پانی میں ڈالے ہوئے بیری کے پتوں میں غسل دو اور انہیں احرام کے

کپڑوں میں کفن دے دو۔ اس کے سر پر کپڑا اور نہ ہی اس کو عطر لگاؤ۔ کیونکہ یہ قیامت کے دن قبر سے تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔

غسل اور کفن دینے کے بعد میت کو اٹھایا جائے اور جنازہ گاہ کی طرف لے جایا جائے اور پھر اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ جنازہ میں زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہوں۔ جنازہ میں شرکت کے لئے پیدل چلنا بہتر ہے۔ میت کے لئے لحد بنانا بہتر ہے۔ اگر زمین ریتلی ہو تو دوسرا طریقہ بھی جائز ہے۔ میت کو قبر میں نیک آدمی اتارے۔ میت کو سر کی جانب سے پہلے اتارا جائے اور یہ دعا پڑھی جائے: ''بسم اللہ رفعناک وعلیٰ ملۃ رسول اللہ سلمناک'' میت اگر مرد کی ہے تو کاف پر زبر پڑھی جائے اور اگر عورت کی ہے تو کاف پر زیر پڑھی جائے۔ قبر پر تین مٹھی مٹی ڈالنا مسنون ہے۔ جب قبر تیار ہو جائے تو سر کی طرف کھڑے ہو کر سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات ہم المفلحون تک اور پاؤں کی جانب سورۃ بقرہ کی آخری آیات آمن الرسول سے آخر تک پڑھی جائیں۔ قبر پر سر سے لے کر پاؤں تک پانی چھڑکا جائے۔ قبر پر نشانی کے لئے کوئی پتھر رکھا جائے۔ کھجور کی ایک یا دو سبز ٹہنیاں رکھی جائیں۔

حضور سرور کائنات ﷺ نے قبر کھودنے، میت کو غسل دینے، کفن دینے کے سب فضائل بیان فرمائے ہیں۔ نیز ایک صحابیؓ نے رحمت دو عالم ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے والدین کے مرجانے کے بعد مجھ پر کچھ حقوق ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ چار حقوق ہیں:

۱......ان کی نماز جنازہ پڑھنا۔ ۲......ان کے لئے بخشش کی دعا مانگنا۔

۳......ان کے کئے ہوئے وعدے کو پورا کرنا۔ ۴......ان کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

(یہ مضمون رحمت کائنات مرتبہ مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ سے لیا گیا ہے)

جناب ساجد اعوان کے بیٹے نے قرآن پاک حفظ کرلیا

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے ضلعی جنرل سیکرٹری محمد ساجد اعوان کے بیٹے محمد عبداللہ کے حفظ قرآن کی تکمیل پر ایک پروقار تقریب ہوئی۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین مولانا شفیق الرحمن، مولانا الطاف الرحمن، مولانا سید افسر علی شاہ، مولانا محمد صدیق شریفی، مفتی سید زین العابدین، مولانا ابراہیم، مولانا سعید الرحمن ہاشمی اور تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے قائدین اور کارکنوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جن میں وقار خان جدون، سید مجاہد علی شاہ، قاضی شاہد اقبال، اعجاز احمد، مظہر خان، ملک تنویر، عبدالرزاق مانی، شاہد، عمران، حافظ عبیدالرحمان اور شعیب قریشی شامل تھے۔ علاوہ ازیں شیراز خان جدون، حکیم خالد عظمت اور مولانا انیس الرحمان بھی تقریب میں شامل ہوئے۔ مولانا شفیق الرحمان نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسلمانوں کی موجودہ پستی کی وجہ قرآن وسنت کی تعلیمات سے دوری ہے۔ اگر مسلمان قرآن کو پڑھیں۔ سمجھیں اور اس پر عمل کریں اور وہ دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ علمائے کرام نے محمد عبداللہ کی دستار بندی کی۔ جس کے بعد خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمان کی دعا پر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

فتنہ پرویزیت!

حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

اس پرآشوب دور میں علمی وعملی فتنوں کا سیلاب ہر طرف سے امڈ رہا ہے۔کوئی گوشہ ایسا نہیں رہا جہاں سے کسی نہ کسی فتنہ کا چشمہ نہ ابلتا ہو اور جس طرح اسلامی حکومتوں کے خلاف تمام طاغوتی طاقتیں متحد ہو کر تہیہ کرچکی ہیں کہ ان اسلامی دولتوں کو صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹادیں۔اسی طرح یہ حکومتیں گمراہ کن افکار کے ذریعہ اس کی جدوجہد میں مصروف ہیں کہ کسی طرح دین اسلام کے کسی بھی خدوخال کو صحیح باقی نہ رہنے دیا جائے۔بڑی بڑی نامور حکومتیں اونچی سطح پر اس تدبیر میں مشغول ہیں کہ کسی طرح اسلامی شعائر اور اسلامی خصوصیات مٹ جائیں۔بڑی بڑی خطیر رقمیں اس کام کے لئے نکالی جارہی ہیں اور ایسے مشہور ملحدین جو مستشرقین کی تربیت میں اپنے استادوں سے بھی گویا سبقت لے جاچکے ہیں ان کو منتخب کر کے ان کے ذریعہ یہ کام کیا جارہا ہے۔ان ملعون طاغوتی طاقتوں کو اصل دشمنی دین اسلام سے ہے۔اگر وہ اسلامی حکومتوں کو ختم نہ کرسکیں تو پھر اس کو غنیمت سمجھتے ہیں کہ ان ملکوں سے صحیح اسلام کی روح نکال دیں۔اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے دو محاذوں پر بڑی تیزی کے ساتھ کام کیا جارہا ہے۔

ایک یہ کہ نئی نسل جو دینی اقدار، دینی عقائد اور دینی مسائل سے ناآشنا ہے۔اس کے سامنے اسلام کی ایسی تعبیر کی جائے کہ اگر کسی کفر صریح پر اسلامی لیبل لگادیا جائے تو وہ اسی کو اسلام سمجھنے لگے۔دوسری طرف اہل حق اور ارباب دین میں مختلف ذرائع سے اتنا شدید اختلاف وانتشار پیدا کردیا جائے کہ ان کی قوت مفلوج ہوکر رہ جائے۔ظاہر ہے کہ جب ملحدین کو ٹوکنے والے کسی اور دھندے میں مشغول ہوں گے تو اسلام کو ذبح کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی موقع نہیں آئے گا۔

اعدائے اسلام کی ریشہ دوانیوں کا سبب

درحقیقت اعدائے اسلام کی ریشہ دوانیوں کا سبب تمام اسلامی ممالک میں (پاکستان ہو یا انڈیا، مصر ہو یا مراکش والجزائر) مسلمانوں کی غفلت اور اسلام سے تعلق کی کمی ہے۔کسی جگہ نہ دین اسلام کی عملی روح باقی رہی نہ عملی قالب سالم وباقی رہا۔پھر برائے نام اسلام کا جو بھی حشر ہو زیادہ مستبعد نہیں۔پھر ان سب پر مستزاد یہ فتنہ ہے کہ اسلام کے نادان دوست نہ معلوم نادانستہ یا دانستہ کسی خودغرضی کی بناء پر خدمت اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں اکھاڑ رہے ہیں۔فیاغربۃ الاسلام!

فتنہ انکار حدیث (فتنہ پرویزیت)

کسے معلوم نہیں کہ فتنہ انکار ختم نبوت کے بعد اس سرزمین میں سب سے بڑا فتنہ انکار حدیث کا پیدا ہوا جو عام طور سے فتنہ پرویزیت کے نام سے معروف ہے اور جس نے اسلام کے بنیادی اصول تمام مسائل کو مجروح کرنے کی کوشش کی۔عقائد، عبادات، اخلاق، اعمال، شعائر، اسلامی معاشرت، اسلامی اقتصادی نظام وغیرہ کسی چیز کو بھی

نہیں چھوڑا۔ جس کو مجروح نہ کیا ہو اور اپنے زعم باطل میں اسے ختم نہ کیا ہو۔ آخر مجبور ہوکر علمائے حق نے اپنی مسئولیت کے پیش نظر ان کفریات سے نقاب اٹھایا اور حق کو واضح کیا۔

سکندر مرزا آنجہانی کے عہد حکومت میں ۱۹۵۸ء میں جو کلوکیم لاہور میں ہوا تھا اور تمام اسلامی ملکوں کے ارباب علم موجود تھے جب پرویز کے مقالات سامنے آئے تو مصری، شامی اور مغربی وغیرہ تمام اہل علم نے ان کے خلاف متفقہ آواز اٹھائی کہ یہ صریح کفر ہے اور اسلام کے نام پر یہ صریح کفر قابل برداشت نہیں۔ اس موقعہ پر غلام احمد پرویز کی جو رسوائی ہوئی وہ اپنی نظیر آپ تھی جس کی وجہ سے سکندر مرزا کا سارا کھیل ناکام رہا اور اس طرح پاکستان کے لاکھوں روپے غارت ہوگئے۔ اس ناکامی کے بعد امریکن فاؤنڈیشن کمیٹی نے فوراً ہی دوسرا کلوکیم کراچی میں منعقد کرلیا۔ لیکن اس کو بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ لیکن افسوس اور صد افسوس! کہ آج دوبارہ بعض ارباب قلم جن پر حسن ظن بھی رہتا ہے نہ معلوم کیوں خامہ فرسائی کررہے ہیں کہ پرویز سے اختلاف فروعی ہے اور علماء کو تکفیر کا فتویٰ واپس لے لینا چاہئے اور کسی جدید تالیف میں چند باتیں اپنے مزاج کی دیکھ کر اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوگئے۔ اناﷲ! پرویز صاحب کی یہ نئی کتاب جس سے متاثر ہوکر ہمارے بعض ارباب علم علماء کو فتویٰ واپس لینے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ ابھی تک ہماری نظر سے نہیں گزری۔ اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ اس میں اسلام کے بارے میں کیا کچھ لکھا گیا ہوگا۔ تاہم فرض کرلیجئے کہ یہ کتاب صحیح حقائق سے لبریز بھی ہو اور کوئی بات اس میں کفر کی نہ بھی ہو۔ لیکن جب تک تمام سابق ریکارڈ کی جو کفریات سے مالا مال ہے۔ مسٹر پرویز تردید نہ کریں تو ایک کتاب میں چند اچھی باتیں لکھ دینے کو کیسے رجوع الی الحق سمجھ لیا جائے۔ کیا ارباب کفر اور دشمنان اسلام تمام باتیں کفر کی کرتے ہیں۔ نہیں بلکہ بسا اوقات اچھے اچھے حقائق بھی ظاہر کرتے ہیں۔ اور کونیات ربانیہ کے اسرار و رموز خفیہ ظاہر کرتے ہیں اور اس کائنات کے حقائق باطنیہ سے پردے اٹھا کر تمام عالم کو ان سے روشناس کراتے ہیں۔ لیکن یہ حقائق اپنی جگہ اور ان کا کفر اور کفریہ کارنامے اپنی جگہ۔ کیا ضروری ہے کہ جھوٹا آدمی ہر بات جھوٹی ہی کیا کرے؟۔ ہرگز نہیں! تو پھر چند باتوں کے پسند آنے سے سابق کی تمام باتیں غلط کیسے صحیح ہو جائیں گی؟۔

پرویزی تحقیقات ملحدانہ پر ایک نظر

ہم یہاں مسٹر پرویز کے بحر الحاد کے چند قطرے پیش کرتے ہوئے اہل عقل وانصاف سے اپیل کرتے ہیں کہ براہ کرم! ان پرویزی تحقیقات پر دوبارہ نظر ڈالیں اور پھر خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ کیا یہ فروعی مسائل ہیں یا اسلام کے بنیادی اصولی اساسی مسائل ہیں؟۔ جن کی جڑوں پر مسٹر پرویز نے تیشہ چلا کر شجر اسلام کو کاٹنے کی کوشش کی ہے۔ حوالہ جات بغرض اختصار نہیں دیئے۔ مکمل تفصیلات کے لئے مدرسہ عربیہ اسلامیہ کی شائع کردہ کتاب ''علمائے امت کا متفقہ فیصلہ پرویز کافر ہے'' کا مطالعہ کیا جائے۔

۱...... قرآن کریم میں جہاں رسول اللہ ﷺ کا ذکر آیا ہے۔ اس سے مراد مرکز نظام حکومت ہے۔

۲...... رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے۔

۳...... رسول کی اطاعت نہیں۔ کیونکہ وہ زندہ نہیں۔

۴...... ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں۔ بلکہ تصورات کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا۔ اب سلسلہ نبوت ختم ہوگیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اب انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے............ الخ۔

۵...... اب رہا یہ سوال کہ اگر اسلام میں ذاتی ملکیت نہیں تو پھر قرآن میں وراثت وغیرہ کے احکام کس لئے دیئے گئے؟۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرے کو عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ رہنمائی دیتا چلا جاتا ہے۔ ورثہ، قرضہ، لین دین اور خیرات سے متعلق احکام عبوری دور سے متعلق ہیں۔

۶...... صحیح قرآنی خطوط پر قائم شدہ مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کا حق ہے کہ وہ قرآنی اصول کی روشنی میں صرف ان جزئیات کو مرتب کرے۔ جن کی قرآن نے کوئی تصریح نہیں کی۔ پھر یہ جزئیات ہر زمانہ میں ضرورت پر تبدیل کی جاسکتی ہیں۔ یہی اپنے زمانہ کے لئے شریعت ہیں۔

۷...... جن اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے۔ وہ قانون اور عبادت دونوں پر منطبق ہوگا۔ نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا۔ اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ ردوبدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی............ الخ۔

۸...... مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے جو سازش کی گئی۔ اس کی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول کو اس وحی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور وحی بھی دی گئی تھی۔ یہ وحی روایات میں ملتی ہے۔ دیکھتے دیکھتے روایات کا ایک انبار جمع ہوگیا اور اسے اتباع سنت رسول اللہ قرار دے کرامت کو اس میں الجھادیا۔ یعنی یہ جھوٹ مسلمانوں کا مذہب بن گیا۔ وحی غیر متلو اس کا نام رکھ کر اسے قرآن کے ساتھ قرآن کی مثل ٹھہرادیا گیا۔ ان احادیث مقدسہ کے جو حدیث کی صحیح ترین کتابوں میں محفوظ ہیں اور جو ملا کی غلط نگہی اور کوتاہ اندیشی سے ہمارے دین کا جز بن رہی ہیں۔ سلام علیک کیجئے اور ہاتھ ملا لیجئے۔ جنت مل گئی۔ دو مسلمان جب مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا ہے۔ اب مسجد میں چلئے اور وضو کیجئے۔ جنت حاضر ہے...... الخ۔

۹...... اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے۔ وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو۔ قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں............ الخ۔

۱۰...... خدا عبادت ہے۔ ان صفات عالیہ سے جنہیں اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے قوانین خداوندی کی اطاعت درحقیقت انسان کی اپنی فطرت عالیہ کے نوامیس کی اطاعت ہے۔

۱۱...... قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کے بجائے ہمیشہ مستقبل کو سامنے رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔ اسی کا نام ایمان بالآخرت ہے۔

۱۲...... بہرحال مرنے کے بعد جنت اور جہنم مقامات نہیں۔ انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔

۱۳...... ملائکہ سے مراد وہ نفسیاتی محرکات ہیں جو انسانی قلوب میں اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ملائکہ کے آدم کے سامنے جھکنے سے مراد یہ ہے کہ یہ قوتیں جنہیں انسان مسخر کرسکتا ہے۔ انہیں انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہئے............ الخ۔

۱۴...... آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا۔ بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا۔ قصہ آدم کسی خاص فرد کا قصہ نہیں۔ بلکہ خود آدمی کی داستان ہے۔ جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے............ الخ۔

۱۵...... رسول کریم ﷺ کو قرآن کے سوا کوئی معجزہ نہیں دیا گیا............ الخ۔

۱۶...... واقعہ اسراء (معراج) اگر یہ خواب کا نہیں تو یہ حضور کی شب ہجرت کا بیان ہے۔ اس طرح مسجد اقصیٰ سے مراد مدینہ کی مسجد نبوی ہوگی جسے آپ نے وہاں جا کر تعمیر فرمایا۔

۱۷...... مجوسی اساورہ نے یہ سب کچھ اس خاموشی سے کیا کہ کوئی بھانپ نہ سکا۔ انہوں نے تقدیر کے مسئلے کو اتنی اہمیت دی کہ اسے مسلمانوں میں جزء ایمان بنادیا۔

۱۸...... اب ہماری صلوٰۃ وہی ہے جو مذہب میں پوجا پاٹ یا ایشور بھگتی کہلاتی ہے۔ روزے وہی ہیں جنہیں مذہب میں برت کہتے ہیں۔ زکوٰۃ وہی شے ہے جسے مذہب دان خیرات کر کے پکارتا ہے۔ ہمارا حج مذہب کی یاترا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ کس طرح دین (نظام زندگی) یکسر مذہب بن کر رہ گیا۔ ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے۔ نہ عقل وبصیرت سے کچھ واسطہ............ الخ۔

۱۹...... قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ بلکہ قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے۔ عجم میں مجوسیوں کے ہاں پرستش کی رسم کو نماز کہا جاتا تھا۔ لہٰذا صلوٰۃ کی جگہ نماز نے لے لی............ الخ۔

۲۰...... زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے۔ اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی............ الخ۔

۲۱...... حج عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس کا نام ہے۔ اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے خورد ونوش کے لئے جانور ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں ہے............ الخ۔

۲۲...... یہ عقیدہ کہ بلا سمجھے قرآن کے الفاظ دہرانے سے ثواب ہوتا ہے۔ یکسر غیر قرآنی عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ درحقیقت عہد سحر کی یادگار ہے۔

یہ چند کفریات ''مشتے نمونہ از خروارے'' کے طور پر ذکر کئے گئے۔ ان کے حوالہ اور پوری تفصیل اور ان کے جوابات اور جوابات کی تصدیق پر علمائے امت کے دستخطوں کے لئے مکمل اور مفصل کتابی صورت میں فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔ خدارا مسٹر پرویز کی ان تصریحات کو سامنے رکھ کر بتایئے کہ اللہ ورسول، اطاعت اللہ ورسول، جنت، دوزخ، یوم آخرت، ختم نبوت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، تلاوت قرآن، قربانی اور تقدیر سے انکار، شریعت اسلامیہ کے منسوخ ہونے کا دعویٰ، احکام قرآنی محض عبوری دور کے لئے تھے۔ اب ان کا حکم باقی نہیں۔ وراثت، خیرات وصدقہ وغیرہ وغیرہ تمام احکام وقتی تھے۔ اب مرکز ملت کو اختیار ہے کہ جو فیصلہ صادر کرے۔ حق ہے۔ انا اللہ! آخر اسلام کی کون سی چیز باقی رہ گئی جس پر مسٹر پرویز نے ہاتھ صاف نہ کیا ہو۔ حدیث عجمی سازش ہے۔ حدیث کا انبار بے معنی چیز ہے اور اب جو اسلام مسلمانوں کے پاس ہے وہ سب ''افسانہ عجم'' ہے۔ وغیر ذلك من الهفوات والاكاذيب!

بتایئے! کیا یہ مسائل فروعی مسائل ہیں؟ اور اگر یہ فروعی مسائل ہیں تو اصولی مسائل کیا ہوں گے؟ اور کیا تکفیر کبھی بھی فروعی مسائل کے انکار سے ہوتی ہے؟ قرآن، حدیث، تمام عبادات، تمام احکام شرعیہ، بیک جنبش قلم ختم کر دیئے گئے۔ پھر بھی سب اچھا ہے اور اسلام بخیر ہے؟ اسلام کی قریبی تاریخ میں مرزا قادیانی کے سوا آج تک اتنا بڑا ملحد پیدا نہیں ہوا جس نے بیک وقت تمام شریعت کی اس طرح تحریف کی ہو۔ گویا مرزا غلام احمد قادیانی کی روح چوہدری غلام احمد پرویز میں آ گئی ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن سابق ڈائریکٹر مجلس تحقیقات اسلامی یہ سب ایک طرح کے دین اسلام کو مسخ کرنے والے ہیں۔ افسوس کہ اسلام اتنا غریب الدیار بن گیا ہے کہ جو بے رحم زندیق وملحد آئے۔ اسلام کو ذبح کرے۔ جس طرح چاہے اس کی شہ رگ پر کند چھری چلائے۔ کوئی چھڑانے والا نہیں؟ ہاں! ان ملاحدہ کو ٹوکنے والے ظالم ہیں؟ اناللہ وانا الیہ راجعون!

تصور بھی اس کا نہیں ہوسکتا تھا کہ پاکستان کی سرزمین پر ایسے ایسے گمراہ وملحد اس آزادی کے ساتھ اسلام کی گردن پر چھری چلائیں گے کہ کوئی آہ بھی نہ کر سکے گا؟۔ ایک طرف یہ دردناک صورت حال ہے۔ دوسری طرف اسلامی ثقافت اور محبت رسول کے نام پر خرافات وبے حیائی وبے دینی کے وہ روح فرسا مناظر کہ الامان والحفیظ۔ ایک طرف سراسر الحاد وزندیقیت کے مناظر۔ دوسری طرف دین کی محبت کے نام پر بے دینی وبے حیائی کے مناظر ''فیا غربۃ الاسلام ویاخیبۃ المسلمین'' اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اس مملکت پاکستان کی سرزمین کو صحیح اسلام کا نمونہ بنادے اور ایسی مثالی حکومت قائم فرمائے جو تمام عالم اسلام کی دینی وسیاسی قیادت کر سکے۔

جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا خطاب

ملک کی نامور دینی درسگاہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مورخہ ۲۲؍جون بعد نماز ظہر جامعہ کے طلبہ کرام سے خطاب کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خطاب سے پہلے جامعہ کے مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے فرزند ارجمند، سابق ایم۔این۔اے مولانا حامد الحق حقانی، استاذ الحدیث مولانا سید محمد یوسف شاہ نے مولانا کا خیر مقدم کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت، تعلیم وتعلم کے سلسلہ میں جامعہ حقانیہ کی عظیم الشان خدمات پر شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ نیز عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جامعہ کے بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ، حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کو بھی خراج عقیدت پیش کیا۔ نیز طلبہ کرام کو چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ساتھ نوشہرہ مجلس کے روح رواں مولانا قاری محمد اسلم، مبلغ مولانا عابد کمال اور مفتی شبیر احمد شریک تھے۔ مولانا عبدالقدوس خان نے بھی استقبالیہ دیا۔ مولانا حامد الحق نے کہا کہ تعلیمی سال کے اوائل میں پانچ دن دیئے جائیں تاکہ طلبہ کرام کو قادیانیت کے دجل وفریب سے آگاہ کیا جائے۔ تاکہ جامعہ سے فارغ ہونے والے علماء کرام ملک بھر میں قادیانیت کا تعاقب کر سکیں۔ مولانا شجاع آبادی نے وعدہ کیا کہ انشاءاللہ العزیز آئندہ تعلیمی سال میں ضرور وقت دیا جائے گا۔

عقیدہ ختم نبوتؐ اور حضرت نانوتویؒ!

حافظ مبشر معاویہ

مسلمانوں کے ہاں ختم نبوت کا عقیدہ رکھنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا آپ ﷺ کے نبی ہونے کا۔ بلکہ جتنا ضروری اللہ کو وحدہ لاشریک ماننا ضروری ہے اتنا ہی حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی ماننا بھی ضروری ہے اور آپ ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور جو حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کرے اور حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی اور کانے دجال کو نبی مانے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

اکابرین علمائے دیوبند نے ہر دور میں اہل باطل کا مقابلہ کیا اور ہر محاذ پر باطل سے ٹکرائے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بھی انہی لوگوں میں سے ہیں اور اسی کارواں کے امیر ہیں جنہوں نے اپنے دور میں ہر فرقہ باطلہ سے ٹکر لی اور اس دور کے فرقہ ہائے باطلہ میں سے مرزا غلام احمد قادیانی کا فتنہ موجود نہیں تھا۔ لیکن اس کے باوجود حضرت نانوتویؒ نے جو کام ختم نبوت کے محاذ پر کیا۔ شاید ہی کسی اور نے کیا ہو۔ اس لئے آپ کو تحریک ختم نبوت کے عظیم امام اور مجدد، امیر المومنین فی عقیدۃ ختم النبوۃ قرار دیا گیا۔ حضرت نانوتویؒ نے ہر باطل سے ٹکر لی۔ چاہئے وہ انگریز کی صورت میں ہو یا ہندوؤں یا عیسائیت کے صورت میں نمودار ہوا ہو۔ آپ نے ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مباحثوں کے دوران ختم نبوت کو ایسا ثابت کیا کہ آج تک کسی کافر کو اس کا رد کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور نہ ہی انشاءاللہ العزیز کسی کو ہمت ہوگی۔

جس طرح حضرت نانوتویؒ نے حضور اکرم ﷺ کی عظمت و رفعت کو بیان کیا۔ اس طرح کسی اور نے بیان نہیں کیا اور ساتھ ہی ختم نبوت کا اعلان اور دفاع کرتے رہے۔ اب درج ذیل چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں کہ جن سے حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت اور آپ ﷺ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے:

''سنو! شاہ لولاک پاک کی صفت میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ خاتم النبیین فرماتے ہیں اور ایک جگہ ارشاد ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایمان والوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ خاتم النبیین کے معنی سطحی نظر والوں کے نزدیک تو یہی ہیں کہ زمانہ نبوی ﷺ گزشتہ انبیاء کے زمانے کے آخر کا ہے اور اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ مگر آپ مانتے ہیں کہ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس میں خاتم النبیین کی نہ تو تعریف ہے اور نہ کوئی برائی۔ پھر محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں کے جملے کو اس معنی سے کیا تعلق کہ اس سے استدلال فرما کر فرمایا لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین مجھ سے پوچھتے ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ دوسرے نبیوں کی نبوت حضرت محمد ﷺ کی نبوت سے فیض یاب ہے۔ پس جیسا کہ چاند کی چاندنی سورج سے ہے اور آفتاب کا نور کسی اور نور سے نہیں ہے۔ بلکہ حضور اکرم ﷺ کو حصول فیض کسی اور سے حاصل ہونے کا معاملہ ہی ختم ہو گیا۔ اسی طرح دوسروں کی نبوت اور نبوت آخرالزماں ﷺ کو سمجھنا چاہئے۔ جبکہ صورت حال یہ ہے تو پھر کسی اور نبی کا سرور عالم ﷺ کے بعد آنا خود بخود ممنوع ہو جاتا ہے اور باقی

نہیں رہتا۔ جس طرح سورج نکلنے کے بعد نور شفق کے ختم ہونے تک چاند اور ستاروں کی روشنی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اسی طرح اس آفتاب نبوت محمدی ﷺ کے طلوع ہونے کے بعد قرآن شریف کے نور باقی رہنے تک کہ آپ ﷺ کے فیوض میں سے ہے اور نور شفق کے مشابہ ہے۔ دوسروں کی نبوت کے نور کی ضرورت نہیں رہتی۔''

(قاسم العلوم ص۵۶،۵۵)

اور ایک جگہ شیعہ پر رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:''اور (شیعہ) کہتے ہیں کہ جس شخص نے امام وقت (یعنی جس کو شیعہ امام مہدی کہتے ہیں) کی امامت پر اعتقاد نہ کیا اور دل سے معتقد نہ ہوا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ ان صاحبان سے کوئی پوچھے کہ اگر کوئی ان کی امامت کا معتقد ہوا تو کون سی علم کی شمع اس کی آنکھ کے سامنے روشن ہوگی اور اگر معتقد نہ ہوا تو کونسا جہالت کا غبار اس کی چشم بصیرت کے سامنے آگیا۔ بس نسبت سے زیادہ کوئی بات نہیں ہے کہ فلاں بزرگ کی امامت میں آگئے۔ اگر یہ ہے تو حضرت خاتم الانبیا ﷺ کی نبوت کونسی کمی رکھتی تھی کہ باوجود اس کے کسی دوسرے کا دامن پکڑنے کی ضرورت پیش آگئی۔'' (قاسم العلوم ص۱۰۹ تا ۱۱۱)

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ اپنی کتاب ''قبلہ نما'' میں ہندو پنڈت کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے یوں تحریر فرماتے ہیں:

''علاوہ بریں ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر اور مذہبوں کے پیشوا فرستادہ خدا اور من جملہ خاصان خدا تھے تو ہمارے پیغمبر بدرجہ اول فرستادہ خدا اور رسول اللہ ہیں۔ اگر اوروں میں فہم و فراست تھا تو یہاں کمال فہم و فراست تھا۔ اوروں میں اگر اخلاق حمیدہ تھے تو یہاں پر خلق میں کمال تھا۔ اگر اوروں میں معجزے و کرشمے تھے تو یہاں ان سے بڑھ کر معجزے اور کرشمے تھے۔''

آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں کہ:''اب رہا کمال عقل و فہم۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اگر کلام اللہ شریف کلام خدا ہے اور بے شک بحکم عقل و انصاف کلام خدا ہے۔ تب تو اس میں آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہہ کر جتلا دیا ہے کہ آپ ﷺ سب انبیاء کے سردار ہیں۔ کیونکہ جب آپ ﷺ خاتم النبیین ہوئے تو معنی یہ ہوئے کہ آپ ﷺ کا دین سب دینوں میں آخر ہے اور چونکہ حکم نامہ خداوندی کا نام ہے تو جس کا دین آخر ہوگا وہی شخص سردار ہوگا۔ اسی حاکم کا حکم آخر رہنا ہے (جو) سب کا سردار ہوتا ہے۔'' (قبلہ نما ص۱۰ تا ۱۱)

آگے چل کر یوں تحریر فرماتے ہیں کہ:''القصہ اگر کوئی شخص نبی تھا تو آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور کوئی ولی تھا تو آپ ﷺ سردار اولیاء ہیں۔''

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ نے تحذیر الناس میں یوں تحریر فرمایا کہ:''غرض جیسے آپ ﷺ نبی الامۃ ہیں۔ ایسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں۔''

ایک اور مقام پر اپنے عقائد کو واضح کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں:''خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھتا ہوں۔ نہ اس کی ذات میں کوئی شریک نہ اس کی صفات میں''لیس کمثله شيي وهو السميع البصير ''وہ ایک قدیم ہے سوائے اس کی ذات و صفات کے باقی سب حادث ہیں''كان الله ولم يكن شئي قبله ''ساری

خوبیاں اس میں موجود ہیں اور عیب ونقصان ایک نہیں۔ نہ وہ مرکب ہے نہ حادث۔ نہ اس کی ذات وصفات میں تغیر آئے نہ تبدل راہ پائے ''الان کما کان'' ملائکہ اور کتب منزلہ اور رسل مرسلہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ پر زمین وزمان، کون ومکان میں عرش سے لے کر فرش تک اور تحت الثری سے لے کر فوق السموات تک کسی کو رسول اللہ ﷺ کے برابر نہیں سمجھتا۔ نہ پہلے کوئی ہوا نہ بعد میں کوئی ایسا ہوگا۔ بلکہ سلسلہ نبوت آپ ﷺ کے زمانہ پر ختم ہوگیا جو بعد آپ ﷺ کے کسی شخص کی نسبت نبوت کا خیال کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔''

(قاسم العلوم ص ۵۵۵)

ان حوالہ جات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت نانوتویؒ نے ختم نبوت کا کتنا دفاع کیا۔ بلکہ ایک جگہ یہاں تک فرمادیا کہ جو نبی کریم ﷺ کی نبوت کے بعد کسی اور نبی کا خیال بھی کرے وہ بھی کافر ہے۔ اس کے باوجود بھی حضرت نانوتویؒ پر کوئی ختم نبوت کے منکر ہونے کا جھوٹا الزام لگائے تو وہ بددیانت ہے۔ آپ نے اپنی کتاب قبلہ نما میں استقبال قبلہ سے ختم نبوت کو ثابت کیا۔ استقبال قبلہ کا حکم سب ہی بتاتے ہیں۔ مگر ختم نبوت پر استدلال حضرت نانوتویؒ کا خاصہ ہے۔ ان حقائق کی روشنی میں یہ کہنا درست نہیں کہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ عقیدہ ختم نبوت کے صرف بہت بڑے امام ہیں بلکہ آپ عقیدہ ختم نبوت کے مجدد ہیں اور آپ امیر المومنین فی العقیدۃ ختم النبوۃ ہیں۔ آپ کو منکر ختم نبوت کہنا ایسے ہے جیسے کوئی امام بخاریؒ کو منکر حدیث کہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اکابر کے ساتھ سچی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مسافران آخرت

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے نائب امیر حضرت مولانا قاری منیر احمد قادری اور مسلم ٹیچرز فیڈریشن کے راہنما نذیر احمد بھٹی کی چچی اور جناب محمد اسماعیل کی چھوٹی اہلیہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ نماز جنازہ حضرت مولانا قاری منیر احمد قادری نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی، ضلعی ناظم اطلاعات ونشریات، سیّد احمد حسین زید، معاون حافظ محمد الیاس قادری اور دیگر نے شرکت کی۔

☆...... علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے معاون اور سرگرم کارکن غلام سرور کمبوہ کے بہنوئی جناب محمد حسین کمبوہ ٹریفک حادثہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار چھوٹے بچے ہیں۔ انکی تدفین مقامی قبرستان میں کردے گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے رہنماؤں نے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کیا۔

☆...... مورخہ ۲۵؍مئی ۲۰۱۱ء، بروز بدھ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے جنرل سیکرٹری میاں محمد معصوم انصاری کی والدہ ماجدہ انتقال کر گئیں۔ قصور شہر وقرب جوار کے احباب، کارکنان ختم نبوت ودیگر دینی سیاسی شخصیات نے جنازہ میں بھرپور شرکت کی۔ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق مجاہد اور قاری مشتاق احمد رحمی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کی صدارت میں تعزیتی اجلاس ہوا۔ مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت کی گئی اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ قارئین ختم نبوت سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

ایک قادیانی کے چند سوالات اور ان کے مفصل جوابات!

قسط نمبر 4

مولانا غلام رسول دین پوری

دوسری نشست

(نماز مغرب ادا کرنے کے بعد مولانا اللہ وسایا حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے۔ اسلم قادیانی بھی مولانا اللہ وسایا کے ساتھ بیٹھ گیا۔ مسکراتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے فرمایا)

مولانا اللہ وسایا: بھائی اسلم! تو ہمارا دین قبول کرے یا نہ کرے۔ اب تو تو مرزائی نہیں رہا۔ اس لئے کہ مغرب کی نماز تو نے ہمارے ساتھ پڑھ لی ہے۔ اگر تو ہمارا دین قبول نہ بھی کرے بہر حال مرزائی تو نہیں رہا۔

اسلم قادیانی: مجھے تو اس مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے پندرہ بیس دن گذر گئے ہیں۔ میں نے یاسین سے جو اس مسجد کا امام ہے کہا ہے کہ مجھے تسلی کرادو۔

مولانا اللہ وسایا: (اسلام کی ترغیب دیتے ہوئے فرمانے لگے) بس چھوڑ یار! اللہ کا نام لے اور اسلام قبول کر! اور مرزائیت پہ لعنت بھیج۔

اسلم قادیانی: تسلی کرلوں۔

مولانا اللہ وسایا: تسلی کر! بار بار کر! ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ کر! یہی بات تو میں نے شروع کر دی ہے کہ ایک مرتبہ نہیں دس مرتبہ سوچ لے۔ مگر قبول اسلام کے بعد پھر لوٹ جانا یہ شریعت میں نا قابل معافی جرم ہے۔

اسلم قادیانی: دیکھو جی! جس بندے کے دل میں وسوسہ ہو وہ دور کرنا چاہئے۔ وسوسہ دل میں نہ رہے۔

مولانا اللہ وسایا: بھائی اسلم! دنیا میں سب سے مشکل کام وسوسہ دور کرنا ہے۔ جتنا مشکل کام وسوسہ دور کرنا ہے دنیا میں اس سے زیادہ مشکل کام اور کوئی نہیں۔ میری بات آپ سمجھ رہے ہیں؟

اسلم قادیانی: جی ہاں!

مولانا اللہ وسایا: جانتے ہو؟ وسوسہ کیا ہے؟

اسلم قادیانی: نہیں۔

مولانا اللہ وسایا: سنو! میں آپ کو وسوسہ سمجھاؤں۔ مثال کے طور پر پانی کا گلاس بھرا رکھا ہو اور آپ کو پیاس لگی ہو۔ آپ نے پینے کے لئے پانی کا گلاس اٹھایا۔ کسی نے کہہ دیا اسلم! یہ گلاس نہ اٹھانا۔ اس سے پانی نہ پینا۔ کیونکہ اس میں چوہے نے منہ مارا ہے۔ آپ نے یہ سنتے ہی فوراً وہ گلاس پانی کا رکھ دیا۔ تو یہ جو کہا کہ چوہا منہ مار گیا ہے۔ یہی وسوسہ ہے۔ اسے دور کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ اب ہزار آدمی کہتے رہیں کہ یہ پانی ٹھیک ہے۔ پی لو۔ آپ کبھی ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے۔ آپ کے دل میں سے یہ بات نکالنی بہت مشکل ہے کہ چوہا منہ مار گیا ہے۔ اس لئے آپ وسوسہ چھوڑ دیں۔ اس لئے کہ دین ایک حقیقت کا نام ہے۔ وسوسہ کا نام دین نہیں اور قادیانیت کیا

ہے؟ بس ان قادیانیوں کا کام صرف یہی ہے۔ وسوسہ ڈالتے رہنا اور کوئی کام ان کا نہیں۔ ان کا کام وسوسہ ڈالنا ہے۔ اچھا عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر ہیں؟ اچھا وہاں کیا کھاتے ہوں گے؟ بس قادیانی اس قسم کی باتیں کرتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے جاتے ہیں۔

اسلم قادیانی: وہ ہمیں یہ باتیں نہیں کرتے۔ ہمیں صرف یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) فوت ہوگئے ہیں۔ بس اور کچھ نہیں کہتے۔

مولانا اللہ وسایا: آپ سے نہ کرتے ہوں ہم سے یہ باتیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو کیا کھاتے ہوں گے؟ کیا پیتے ہوں گے؟ وغیرہ وغیرہ۔

اسلم قادیانی: اچھا مجھے ایک اور بات بتاؤ۔ یہ آنکھوں دیکھا واقعہ ہے۔ خلیفہ رابع تھا۔ غالباً اس کا نام مرزا طاہر تھا۔ اس نے مباہلہ کا چیلنج کیا اور پوری دنیا سے کیا حتیٰ کہ ضیاء الحق سے بھی کہا کہ تو مباہلہ کا چیلنج قبول کر۔ کسی نے حتیٰ کہ ضیاء الحق نے بھی اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔

مولانا اللہ وسایا: بس! بھائی اسلم! یہ بات گھڑی گئی ہے۔ اس کے مرنے کے بعد بنالی گئی ہے۔ جس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ مرزا طاہر نے جنرل ضیاء الحق کے مرنے کے بعد اپنی طرف سے ایک بات گھڑ کر اپنی کتابوں میں لکھ دی ہے۔ بھائی اسلم! اگر مباہلہ کی بات کرتے ہو تو آؤ۔ وہاں سے شروع کرتے ہیں۔ (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی سے) مرزا غلام احمد قادیانی زندہ تھا۔ (یہ تو مرنے کے بعد ایک کہانی گھڑلی گئی ہے) یہ اس کی زندگی کی بات ہے اور یہ بات خود مرزے کی کتاب ''چشمہ معرفت'' اور ''حقیقت الوحی'' اور ''مجموعہ اشتہارات'' میں بھی موجود ہے اور خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔ بات یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرزا قادیانی کا مرید تھا۔ عرصہ بیس (۲۰) سال تک مرزا قادیانی کا مرید رہا ہے۔ پھر جب مرزا قادیانی کی کتابیں پڑھیں اور مرزا قادیانی کا جھوٹ، کفر اور اس کا باطل ہونا اس پر واضح ہوا تو اس نے مرزائیت سے توبہ کی حتیٰ کہ مرزا قادیانی کی تردید میں چند رسالے بھی لکھے۔ مرزا قادیانی بھی ان کے سخت مخالف ہوگئے۔ بالآخر دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف موت (مرنے) کی پیش گوئیاں شائع کیں۔ یہ ایک لمبی داستان ہے۔ بہر حال! دوبدو، دو پہلوانوں نے ایک دوسرے کو کہا کہ تو فلاں تاریخ تک مرجائے گا۔ دوسرے نے کہا تو فلاں تاریخ تک مرجائے گا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے مرزے سے کہا تو ۴/اگست ۱۹۰۸ء تک مرجائے گا۔ مرزے نے عبدالحکیم سے کہا تو ۴/اگست ۱۹۰۸ء تک مر جائے گا۔ اب سنئے! مرزا قادیانی کی کہانی خود مرزا قادیانی کی زبانی۔ سنئے! اور سردھنئے!! مرزا قادیانی اپنی کتاب ''چشمہ معرفت'' میں لکھتا ہے:

''ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ میں (مرزا غلام احمد۔ ناقل) اس کی زندگی میں ہی ۴/اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اس نے بیعت کی اور برابر بیس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل

رہا۔ پھر مرتد ہوگیا۔ میں نے منع کیا۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ آخر میں نے اسے اپنی جماعت سے خارج کردیا۔ تب اس نے یہ پیش گوئی کی کہ میں (مرزاغلام احمد۔ ناقل) اس کی زندگی میں ہی ۴؍اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو (یعنی عبدالحکیم خان کو۔ ناقل) ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا...... بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے۔ خدا اس کی مدد کرے گا۔'' (چشمہ معرفت ص۳۲۱،۳۲۲، خزائن ج۲۳ ص۳۳۷)

اس طرح کی باتیں مرزا قادیانی کی مختلف کتابوں میں پائی جاتی ہے۔ دیکھئے:

(حقیقت الوحی ص۷۲،۱۳۱،۱۲۷، خزائن ج۲۲ ص۷۲،۱۲۷،۱۳۱، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۸۵،۵۹۱،۵۵۹،۵۶۰)

نتیجہ یہ نکلا۔ ۴؍اگست سے پہلے پہلے ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی مرگیا اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان اس کے بعد تک زندہ رہا۔ اب ایک پیش گوئی عبدالحکیم خان کی اور ایک پیش گوئی مرزا قادیانی نے کی فیصلہ بھی مرزا قادیانی نے کردیا ہے کہ خدا تعالیٰ سچے کی مدد کرے گا۔ معلوم ہوا ڈاکٹر عبدالحکیم خان سچا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی مدد کی اور مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔ خدا تعالیٰ نے عبدالحکیم خان کے سامنے اسے ذلیل کیا رسوا کیا تو ضیاء الحق نے تو کہا بھی نہیں تھا کہ تو مرجائے گا۔ اگر کہیں لکھا ہوا ہے تو دکھادو۔ یہ مرزا طاہر کی گھڑی ہوئی بات ہے یا دوسرے مرزائیوں کی ضیاء الحق کی نہیں۔

اسلم قادیانی: ان ساری باتوں کو چھوڑو۔ مجھے حوالہ دکھاؤ۔

مولانا اللہ وسایا: بتاؤ! جہاں تو کہے میں حوالہ دکھانے کے لئے تیار ہوں۔

اسلم قادیانی: جہاں کہو! میں آجاؤں گا بس حوالہ دکھادو۔

مولانا اللہ وسایا: کون سا حوالہ، حکم کر۔

اسلم قادیانی: جس کتاب کا پہلے نام لے رہے تھے۔

مولانا اللہ وسایا: ''کلمۃ الفصل'' کا؟

اسلم قادیانی: جی ہاں۔

مولانا اللہ وسایا: تو صرف ''کلمۃ الفصل'' کا کہتا ہے۔ میں سارے حوالے دکھانے کے لئے تیار ہوں۔ آج کی مجلس میں جو جو باتیں ہوئیں تمام علماء کرام نے جو جو باتیں اس موضوع پر کہی ہیں وہ سب دکھانے کے لئے تیار ہوں تو حکم کر! وقت بتا! جگہ بتا!

اسلم قادیانی: صبح کو دکھادو۔ دیر نہیں ہونی چاہئے۔ جہاں کہو میں آجاؤں گا۔

حاضرین مجلس: چناب نگر رکھ لو وہاں آجائے۔

مولانا اللہ وسایا: وہاں رکھ لو۔ میں حاضر ہوں۔

اسلم قادیانی: وہاں نہیں۔ واویلا نہیں کرنا۔ لوگوں نے شہرت کردینی ہے۔

مولانا اللہ وسایا: اچھا حکم کر۔

اسلم قادیانی: ابھی دکھادو۔

مولانا اللہ وسایا: تو کہہ دیتا کہ کتابیں بھی ساتھ لیتے آنا تو کتابیں ساتھ لے کر آتا۔ میں تو اس لئے ساتھ لے کر نہیں جاتا۔ یہ قادیانی ہمیں بدنام کرتے ہیں کہ مولویوں نے خود اپنی طرف سے کتابیں چھاپی ہوئی ہیں۔ ہمیں ان کی کتابوں کے چھاپنے سے کیا کام؟ (یہاں مولانا عبدالرشید، مولانا سید خبیب شاہ کہنے لگے کہ کتاب ہمارے پاس ہے۔ہم لے کر آجاتے ہیں)

مولانا اللہ وسایا: تمہارے پاس کتاب ہے؟ اور ابھی لے آسکتے ہو؟

شاہ صاحب: جی ہاں! ہے اور ابھی منگا لیتے ہیں۔

مولانا اللہ وسایا: چلو منگالو! ہم انتظار کر لیتے ہیں۔ (چنانچہ کتاب لینے رفقاء چلے گئے)

حضرت مجلس: جتنا وقت کتاب آنے تک کا ہے اتنا ہم اور گفتگو کر لیتے ہیں۔

مولانا اللہ وسایا: بالکل ٹھیک ہے۔ جی بھائی اسلم! کوئی اور بات یا اشکال ہو تو بتاؤ۔

اسلم قادیانی: وہ کون سی آیت ہے جس میں ہے کہ پچھلوں میں بھی نبی آئے گا؟

مولانا اللہ وسایا: یہ اٹھائیسواں پارہ سورۂ جمعہ کی آیت ہے اور مکمل آیت یوں ہے: ’’ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ۰ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم (جمعہ:۲،۳)‘‘

جس کا ترجمہ یوں ہے: ’’وہی وہ ذات ہے جس نے بھیجا ان پڑھوں میں ایک رسول انہی میں سے، پڑھ کر سناتا ہے ان کو اس کی آیتیں اور ان کو سنوارتا ہے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے وہ پڑے ہوئے تھے۔ صریح بھول میں اور دوسرے لوگوں کے واسطے بھی انہی میں سے جو ابھی نہیں ملے ان میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا۔‘‘

یہ آیت مبارکہ حضورﷺ کی بعثت عامہ کو بیان کر رہی ہے اور یہ بتلا رہی ہے کہ حضورﷺ کی بعثت اور آپؐ کی تعلیم اور آپ کی دعوت جس طرح اہل عرب یعنی صحابہ کرامؓ وغیرہم کے لئے ہے۔ اسی طرح ان کے بعد قیامت کی صبح تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے بھی ہے۔

اس طرح کی آیت مبارکہ سورۂ بقرہ پارہ نمبر:۱ میں بھی ہے۔ جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ذکر کی گئی ہے۔ ’’ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلو علیھم آیاتہ ...... الخ!‘‘ وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے۔ اس آیت مبارکہ میں اجابت (قبولیت) دعا کا ذکر ہے۔ اسی لئے حضورﷺ فرمایا کرتے تھے کہ: ’’انا دعوہ ابراھیم ‘‘ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ثمرہ اور نتیجہ ہوں۔ اب اس دعا کے نتیجہ میں حضورﷺ کی بعثت عمومی ہوئی۔ موجودین کے لئے بھی اور غیر موجودین کے لئے بھی۔ اہل عرب کے لئے بھی۔ اہل عجم کے لئے بھی۔ اسی بات کو حضورﷺ نے یوں بھی بیان فرمایا ہے: ’’انا نبی من ادرک حیا ومن

یولد بعدی ’’ کہ میں ان کا بھی نبی ہوں جواب زندہ ہیں اوران کا بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔

یہ مطلب ہے آیت مبارکہ کا۔ وہ مطلب نہیں جو مرزا قادیانی اوراس کے پیروکار بیان کرتے ہیں کہ اس میں حضور کی دو بعثتوں کا بیان ہے۔ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اور دوسری مرتبہ قادیان میں۔ (العیاذ باللہ)

یہ سراسر دجل ہے۔ لہٰذا اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ مبعوث ایک ذات ہے اور مبعوث الیہم موجودین وغائبین سب ہیں اور مرزا قادیانی نے بھی ایک جگہ اپنی کتاب ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ میں اسی آیت کریمہ کے تحت یہی مطلب لکھا ہے۔ دیکھئے! ’’یعنی ہمارے خالص اور کامل بندے بجز صحابہ کرامؓ کے اور بھی ہیں۔ جن کا گروہ کثیر آخری زمانہ میں پیدا ہوگا اور جیسے نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ کی تربیت فرمائی۔ ایسا ہی آنحضرت ﷺ اس گروہ کی بھی باطنی طور پر تربیت فرمائیں گے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص، خزائن ج۵ ص۲۰۸،۲۰۹)

بھائی اسلم! یاد رکھیں۔ کسی بھی تفسیر میں ’’واٰخرین منهم ‘‘ کی تفسیر دوسرے نبی سے نہیں کی گئی۔ اگر کسی نے (مرزائیوں کے علاوہ) کی ہے تو میں ماننے کے لئے تیار ہوں۔

اسلم قادیانی: کسی نے نہیں کی؟

مولانا اللہ وسایا: بالکل کسی نے نہیں کی۔ اگر کسی نے کی ہے تو دکھادو؟ کیسے کر سکتے ہیں۔ سینکڑوں آیات واحادیث عموم بعثت کی کھڑی ہیں۔ وہ کہاں جائیں گی؟ بات سمجھ آئی؟

اسلم قادیانی: جی سمجھ گیا ہوں۔ (جاری ہے)

سہ روزہ ردقادیانیت کورس حسن ابدال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد محلّہ اندرون حسن ابدال میں مورخہ ۲۱ تا ۲۳؍جون کو ردقادیانیت کورس منعقد ہوا۔ کورس کا انتظام نوجوان عالم دین شبیر احمد، قاری اکرام اللہ مجددی، مولانا محمد نوید نے کیا۔

۲۱؍جون عصر سے عشاء تک مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور مرزا قادیانی کے دجل وفریب کے خلاف مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچر دیا۔ ۲۲؍جون عصر سے مغرب تک صوبہ خیبر پختونخواہ کے مبلغ مولانا محمد عابد کمال نے عقیدہ ختم نبوت کے متعلق قرآن وحدیث سے دلائل دیئے۔ جب کہ مغرب سے عشاء تک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اجرائے نبوت سے متعلق قادیانیوں کے شکوک وشبہات کے جوابات پیش کئے۔ ۲۳؍جون عصر سے مغرب تک آخری نشست سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے رفع ونزول مسیح علیہ السلام کے عنوان پر بیان کیا۔

عظمت قرآن کانفرنس

مغرب سے رات گئے تک مدرسہ اشرفیہ تعلیم القرآن محلّہ اندرون حسن ابدال کے زیراہتمام عظمت قرآن کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے مہتمم حضرت قاری محمد یاسین مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور حضرت مدنیؒ کے شاگرد رشید مولانا مطلع الانوار ضرب مؤمن کے کالم نویس قاری منصور احمد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے جاری رہی۔

مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب!

قسط نمبر:9

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ

سرسید احمد خاں	مرزا قادیانی اور مرزائی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیماروں پر دم ڈالتے اور برکت دیتے تھے۔ لوگ ان کے ہاتھوں کو برکت لینے کے لئے چومتے تھے۔ یہ خیال غلط ہے کہ اس طرح کرنے سے اندھے آنکھوں والے اور کوڑھی اچھے ہو جاتے تھے۔ خدا نے انسان میں ایک ایسی قوت رکھی ہے جو دوسرے انسان میں اور دوسرے انسان کے خیال میں اثر کرتی ہے۔ اس سے ایسے امور ظاہر ہوتے ہیں جو نہایت عجیب وغریب معلوم ہوتے ہیں۔ اسی قوت پر اس زمانہ میں ان علوم کی بنیاد قائم ہوئی ہے۔ جو مسمریزم اور اسپریچوایلزم کے نام سے مشہور ہے۔ مگر جب کہ وہ ایک قوت ہے۔ قوائے انسانی میں سے اور ہر ایک انسان میں بالقوہ موجود ہے تو اس کا کسی انسان سے ظاہر ہونا معجزہ میں داخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وہ تو فطرت انسانی میں سے انسان کی ایک فطرت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تمام لوگوں کو کوڑھی ہوں یا اندھے خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کی منادی کی تھی۔ یہی ان کا کوڑھیوں اور اندھوں کو اچھا کرنا تھا۔ (تفسیر احمدی ج۲ ص۱۶۰،۱۶۳)	''مسیح کے ایسے عجائب کاموں میں اس کو طاقت بخشی گئی تھی۔ وہ ایک فطری طاقت تھی جو ہر ایک فرد بشر کی فطرت میں مودع ہے۔ مسیح سے اس کی کچھ خصوصیت نہیں۔ چنانچہ اس باب کا تجربہ اس زمانہ میں ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح کے مسمریزم سے وہ مردے جو زندہ ہوتے یعنی وہ قریب المرگ آدمی جو گویا نئے سرے سے زندہ ہوتے تھے۔ وہ بلاتوقف چند منٹ میں مرجاتے تھے۔ کیونکہ بذریعہ عمل الترب (مسمریزم) روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان میں پیدا ہو جاتی تھی۔ عمل الترب یعنی مسمریزم میں مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ سلب امراض کرنا اپنی روح کی گرمی جماد میں ڈالنا درحقیقت یہ سب عمل مسمریزم کی شاخیں ہیں۔ ہر ایک زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہتے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جو اس روحانی عمل کے ذریعہ سے سلب امراض کرتے رہتے تھے اور مفلوج ونیز برص ومدقوق وغیرہ ان کی توجہ سے اچھے ہوتے رہتے تھے۔'' (ازالہ ص۳۰۷ تا ۳۱۳، خزائن ج۳ ص۲۵۶ تا ۲۵۹)
یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پھونکنے کے بعد درحقیقت وہ پرندوں کی مورتیں جو مٹی سے بناتے تھے جاندار ہو جاتی تھیں اور اڑنے بھی لگتی تھیں۔ یہ کوئی امر وقوعی نہ تھا۔ بلکہ صرف حضرت مسیح کا خیال زمانہ طفولیت میں بچوں کے ساتھ کھیلنے میں تھا۔ مورتیں بنا کر پوچھنے والے سے کہتے تھے کہ میرے پھونکنے سے	''کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے۔ اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا

وہ پرند ہو جائیں گے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ کہنا ایسا ہی تھا جیسے کہ بچے اپنے کھیلنے میں بمقتضائے عمر اس قسم کی باتیں کیا کرتے ہیں۔ (تفسیر احمدی ج۲ ص۱۵۲،۱۵۶)	کام بھی کرتے رہے ہیں۔ یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز عمل الترب سے بطور لہو ولعب ظہور میں آسکیں۔ جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں۔'' (ازالہ ص۳۰۳ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۴،۲۵۵)
''وما قتلوہ وما صلبوہ'' پہلے مانافیہ سے قتل کا سلب مراد ہے اور دوسرے سے کمال کا۔ کیونکہ صلیب پر چڑھانے کی تکمیل اسی وقت تھی جب صلیب کے سبب موت واقع ہوتی۔ حالانکہ صلیب پر موت واقع نہیں ہوئی۔ (تفسیر احمدی ج۲ ص۴۵)	''قرآن کریم کا منشاء ''ما صلبوہ'' سے یہ ہرگز نہیں کہ مسیح صلیب پر چڑھایا نہیں گیا۔ بلکہ منشاء یہ ہے کہ جو صلیب پر چڑھانے کا اصل مدعا تھا یعنی قتل کرنا اس سے خدا نے مسیح کو محفوظ رکھا۔'' (ازالہ ص۳۷۸، خزائن ج۳ ص۲۹۴)
رفع کے لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم کا آسمان پر اٹھا لینا مراد نہیں۔ بلکہ ان کی قدر و منزلت مراد ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی موت سے مرے اور خدا نے ان کے درجہ اور مرتبہ کو مرتفع کیا۔ (تفسیر احمدی ج۲ ص۴۴)	''رافعک الیّ'' کے یہ معنی ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے تو ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔'' (ازالہ ص۲۶۶، خزائن ج۳ ص۲۳۴) ''رافعک الیّ'' کے یہ معنی ہیں کہ عزت کے ساتھ اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔'' (ازالہ ص۵۹۸، خزائن ج۳ ص۴۲۳)
جس دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے وہ جمعہ کا دن اور یہودیوں کی عید فصح کا تہوار تھا۔ دوپہر کا وقت تھا جب ان کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ ان کی ہتھیلیوں میں کیلیں ٹھونکی گئیں۔ عید فصح کے دن کے ختم ہونے پر یہودیوں کا سبت شروع ہونے والا تھا اور یہودی مذہب کی روح سے ضرور تھا کہ مقتول یا مصلوب کی لاش قبل ختم ہونے دن کے یعنی قبل شروع ہونے سبت کے دفن کر دی جائے۔ مگر صلیب پر انسان اس قدر جلدی نہیں مر سکتا تھا۔ اس لئے یہودیوں نے درخواست کی کہ حضرت مسیح کی ٹانگیں توڑ دی جاویں۔ تاکہ وہ فی الفور مر جاویں۔ مگر حضرت عیسیٰ کی ٹانگیں توڑی نہیں گئیں اور لوگوں نے جانا کہ وہ اتنی ہی دیر میں مر گئے۔ جب لوگوں نے غلطی سے جانا کہ حضرت	''حضرت مسیح بروز جمعہ بوقت عصر صلیب پر چڑھائے گئے۔ جب وہ چند گھنٹہ کیلوں کی تکلیف اٹھا کر بیہوش ہوگئے اور خیال کیا گیا کہ مر گئے تو ایک دفعہ سخت آندھی اٹھی۔'' (نزول المسیح ص۱۸، خزائن ج۱۸ ص۳۹۶) ''مسیح یہودیوں کے حوالے کیا گیا اور اس کو تازیانے لگائے اور جس قدر گالیاں سننا اور طمانچہ کھانا اور ہنسی اور ٹھٹھے سے اڑائے جانا اس کے حق میں مقدر تھا۔ سب دیکھا۔ آخر صلیب دینے کے لئے تیار ہوئے۔ یہ جمعہ کا دن تھا اور عصر کا وقت اور اتفاقاً یہ یہودیوں کی عید فسخ کا دن بھی تھا اور ایک شرعی تاکید تھی کہ سبت میں کوئی لاش صلیب پر لٹکی نہ رہے۔ تب یہودیوں نے جلدی سے مسیح کو صلیب پر چڑھا دیا۔ تا شام سے پہلے ہی لاش اتاری جائے۔ مگر اتفاق سے اسی وقت آندھی آگئی جس سے سخت

درحقیقت مر گئے ہیں تو یوسف نے حاکم سے ان کے دفن کر دینے کی درخواست کی۔ وہ نہایت متعجب ہوا کہ ایسے جلد مر گئے۔ یوسف کو دفن کرنے کی اجازت مل گئی اور حضرت عیسیٰ صرف تین چار گھنٹہ صلیب پر رہے۔ یوسف نے ان کو ایک لحد میں رکھا اور اس پر ایک پتھر ڈھانک دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر مرے نہ تھے۔ بلکہ ان پر ایسی حالت طاری ہوگئی تھی کہ لوگوں نے ان کو مردہ سمجھا تھا۔ رات کو وہ لحد میں سے نکال لئے گئے اور وہ مخفی اپنے مریدوں کی حفاظت میں رہے۔ حواریوں نے ان کو دیکھا اور پھر کسی وقت اپنی موت سے مر گئے۔ بلاشبہ ان کو یہودیوں کی عداوت کے خوف سے نہایت مخفی طور پر کسی نامعلوم مقام میں دفن کردیا ہوگا۔ جواب تک نامعلوم ہے۔ (تفسیر احمدی ج۲ ص۳۸،۴۱)	اندھیرا ہوگیا۔ یہودیوں کو یہ فکر پڑی کہ کہیں شام نہ ہو جائے۔ اس لئے لاش کو صلیب پر سے اتار لیا۔ عید فسح کی کم فرصتی، عصر کا تھوڑا سا وقت اور آگے سبت کا خوف اور پھر آندھی کا آجانا ایسے اسباب پیدا ہوگئے۔ جس کی وجہ سے چند منٹ میں ہی مسیح کو صلیب پر سے اتار لیا گیا۔ جب مسیح کی ہڈیاں توڑنے لگے تو ایک سپاہی نے یوں ہی ہاتھ رکھ کر کہہ دیا کہ یہ تو مر چکا ہے۔ ہڈیاں توڑنے کی ضرورت نہیں۔ اس طور سے مسیح زندہ بچ گیا۔'' (ازالہ ص۳۸۰، خزائن ج۳ ص۲۹۵) ''اس کے کچھ عرصہ بعد مسیح کشمیر چلا آیا اور یہیں انتقال کیا۔ چنانچہ سری نگر میں شہزادہ یوز آسف کے نام کی جو مشہور قبر ہے وہ اسی کی ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۴، خزائن ج۱۷ ص۱۰۰)
''وان من اھل الکتب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیمة یکون علیھم شھیدا'' اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر یہ کہ یقین کرے ساتھ اس کے (یعنی حضرت عیسیٰ کے صلیب پر مارے جانے کے) قبل اپنے مرنے کے وہ جان لے گا کہ صلیب پر حضرت عیسیٰ کا مرنا غلط تھا اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ ان پر گواہ ہوں گے۔ یعنی اہل کتاب کا اپنی زندگی میں جو عقیدہ تھا اس کے برخلاف گواہی دیں گے۔ (تفسیر احمدی ج۲ ص۱۰۷)	''وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیمة یکون علیھم شھیدا'' فرمایا کہ کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں جو ہمارے اس بیان مذکورہ بالا پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ قبل اس کے جو وہ اس حقیقت پر ایمان لاوے جو مسیح اپنی طبعی موت سے مر گیا۔ یعنی ہم جو پہلے بیان کر آئے ہیں کہ کوئی اہل کتاب اس بات پر دلی یقین نہیں رکھتا کہ درحقیقت مسیح مصلوب ہوگیا۔'' (ازالہ ص۳۷۲، خزائن ج۳ ص۲۹۱)
جن فرشتوں کا قرآن میں ذکر ہے ان کا کوئی اصلی وجود نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی بے انتہاء قدرتوں کے ظہور کو اور ان قویٰ کو جو خدا نے اپنی مخلوق میں مختلف قسم کے پیدا کئے ہیں۔ ملک یا ملائکہ کہا ہے۔ جن میں سے ایک شیطان یا ابلیس بھی ہے۔ (تفسیر احمدی ج۱ ص۴۲)	دو محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتے ہیں۔ ایک تیسری چیز پیدا ہوجاتی ہے۔ جس کا نام روح القدس ہے۔ یہ کیفیت دونوں کیفیتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کو روح امین بولتے ہیں۔ اس کا نام شدید القویٰ اور ذوالافق الاعلیٰ بھی ہے۔ (توضیح مرام ص۲۱، خزائن ج۳ ص۶۲)

”واذ قتلتم نفساً“ بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا تھا اور قاتل معلوم نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ سب لوگ جو موجود ہیں اور انہی میں قاتل بھی ہے مقتول کے اعضاء سے مقتول کو ماریں جو لوگ درحقیقت قاتل نہیں ہیں۔ وہ بہ سبب یقین اپنی بے جرمی کے ایسا کرنے میں کچھ خوف نہ کریں گے۔ مگر اصل قتل بہ سبب خوف اپنے جرم کے جواز روئے فطرت انسان کے دل میں اور بالتخصیص جہالت کے زمانہ میں اس قسم کی باتوں سے ہوتا ہے۔ ایسا نہیں کرنے کا اور اسی وقت معلوم ہو جاوے گا اور وہی نشانیاں جو خدا نے انسان کی فطرت میں رکھی ہیں لوگوں کو دکھاوے گا۔ اس قسم کے حیلوں سے اس زمانہ میں بھی بہت سے چور معلوم ہو جاتے ہیں اور وہ بسبب خوف اپنے جرم کے ایسا کام جو دوسرے لوگ بلا خوف بہ تقویت اپنی بے جرمی کے کرتے ہیں نہیں کر سکتے۔ پس یہ ایک تدبیر قاتل کے معلوم کرنے کی تھی۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہ تھا۔ (تفسیر احمدی ج۱ ص۱۰۱)

”واذ قتلتم نفساً فادارأتم فیها واللہ مخرج ما کنتم تکتمون“ ایسے قصوں میں قرآن شریف کی کسی عبارت سے نہیں نکلتا کہ فی الحقیقت کوئی مردہ زندہ ہو گیا تھا اور واقعی طور پر کسی قالب میں جان پڑ گئی تھی۔ یہودیوں کی ایک جماعت نے خون کر کے چھپا دیا تھا اور بعض بعض پر خون کی تہمت لگاتے تھے۔ سو خدا تعالیٰ نے یہ تدبیر سمجھائی کہ ایک گائے کو ذبح کر کے اس کی بوٹیاں لاش پر مارو اور وہ تمام اشخاص جن پر شبہ ہے ان بوٹیوں کو نوبت بہ نوبت اس لاش پر ماریں۔ تب اصل خونی کے ہاتھ سے جب لاش پر بوٹی لگے گی تو لاش سے ایسی حرکات صادر ہوں گی جس سے خونی پکڑا جائے گا۔ اس قصہ سے واقعی طور پر لاش کا زندہ ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ صرف ایک دھمکی تھی کہ تا چور بے دل ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے۔ اصل یہ ہے کہ یہ طریق عمل علم الترب یعنی مسمریزم کا ایک شعبہ تھا۔ جس کے بعض خواص میں سے یہ بھی ہے کہ جمادات یا مردہ حیوانات میں ایک حرکت مشابہ بہ حرکت حیوانات پیدا ہو کر مشتبہ و مجہول امور کا پتہ لگ سکتا ہے۔“ (ازالہ ص۴۹۷، خزائن ج۳ ص۵۰۳)

ہمارے علماء نے لکھا ہے کہ وہ سچ مچ بندر ہو گئے تھے۔ مگر یہ باتیں لغو خرافات ہیں۔ ان کی حالت بندروں کی سی ہو گئی تھی۔ جس طرح انسانوں میں بندر ذلیل وخوار ہیں۔ اسی طرح تم بھی انسانوں سے علیحدہ اور ذلیل وخوار ہو۔ (تفسیر احمدی ج۱ ص۹۹،۱۰۰)

”اللہ تعالیٰ نے نافرمان یہودیوں کے قصہ میں فرمایا کہ وہ بندر بن گئے اور سؤر بن گئے سو یہ بات تو نہیں تھی کہ وہ حقیقت میں تناسخ کے طور پر بندر بن گئے تھے۔ بلکہ اصل حقیقت یہی تھی کہ بندروں اور سوروں کی طرح نفسانی جذبات ان میں پیدا ہو گئے تھے۔“

(ست بچن ص۸۳، خزائن ج۱۰ ص۲۰۷)

ننگر پارکر میں قادیانیت کا تعاقب!

قاری احمد علی

باری تعالیٰ نے دین حنیف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے مکمل فرمایا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے آخری دین کے طور پر پسند کیا۔ اسلام کے خلاف طاغوتی قوت ہر دور میں سازش کرتی رہی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو اس کے توڑ کے لئے کھڑا کر دیتے ہیں۔

۱۰ر مئی ۲۰۱۱ء کو رات ۱۲ بجے آقائے دو جہاں ختمی مرتبت محبوب خدا ﷺ کے ایک غلام اپنے گھر میں کمپیوٹر آن کئے ہوئے ادھر ادھر کے حالات انٹرنیٹ کے ذریعے دیکھ رہے تھے کہ یکایک اس کے دل میں خیال آیا کہ قادیانیت کا تعاقب کیا جائے۔ چنانچہ بیس سالہ نوجوان فیض محمد کھوسہ نے یوٹیوب پر گریس کالج کو سرچ کیا اور اس طرح انہوں نے ایک گہری سازش کو بے نقاب کر دیا۔ جس کا قصہ کچھ یوں تھا:

عرصہ دراز سے قادیانی جماعت کے شاطر وعیار اعلیٰ عہدیداروں نے یہ بات ذہن نشین کر رکھی تھی کہ نگر پارکر تھر پارکر کا دور دراز پہاڑی علاقہ ان کے لئے ربوہ دوم کی حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں مرزائیت کے علاوہ کوئی مذہب نہیں ہوگا۔ جماعت مرزائی نے ان کی اس فرمائش پر نگر پارکر میں طاہر ہسپتال اور گریس کمپیوٹر کالج کھول کر دیئے۔ تاکہ جلد از جلد بھارت کی سرحد سے ملحق اس علاقہ کو قادیانی اسٹیٹ بنایا جائے۔ یوں تو قادیانیوں کو چناب نگر (ربوہ) سے لے کر لندن تک روایتی جلد بازی تھی کہ وہ جلد از جلد نگر پارکر کو فتح کر کے وہاں اپنا ہیڈ کوارٹر بنائیں اور بھارت واسرائیلی مدد سے ایک چھوٹی سی قادیانی ریاست قائم کر کے اپنا نام نہاد خلیفہ لے کر آئیں اور حکومت کا اعلان کریں۔ لیکن ان کی بدبختی کہیے یا اللہ تبارک وتعالیٰ کی مسلمانوں کے ساتھ نصرت کہ بھائی فیض محمد کی ایک کاوش نے ان کی سالوں کی خفیہ تدبیروں کا بھانڈا پھوڑ دیا۔

گریس کمپیوٹر کالج

قادیانیوں نے ۲۰۰۷ء میں نگر پارکر میں جہاں بڑے پیمانے پر ارتدادی سرگرمیاں شروع کیں جس میں نگر پارکر کے دیہات میں مرزاڑے بنائے گئے اور غیر مسلم ہندوؤں کو قادیانی بنایا گیا۔ وہاں وہ مسلمان آبادی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے گریس کمپیوٹر کالج رجسٹرڈ کروایا گیا اور چھ ماہ کا ڈپلومہ کورس اسٹارٹ ہوا۔ کافی نوجوان مسلمان اس نئی ٹیکنالوجی کے چکر میں قادیانیوں کے کالج میں داخل ہوئے جس میں اس وقت کے تحصیل دار اشرف علی کھوسہ جو ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہیں۔ یہ سوچ کر کہ یہ محض ٹریننگ کالج ہے۔ کوئی مذہبی ادارہ نہیں انہوں نے احباب کے مشورہ کے بعد داخلہ لے لیا۔

کورس کی تکمیل پر قادیانیوں نے بڑی تقریب منعقد کی جس میں پیپلز پارٹی کے رہنما عبدالغنی کھوسہ اور تحصیل دار اشرف علی کھوسہ بھی شریک ہوئے۔ اسناد تقسیم ہوئیں اور دیر گئے سب گھروں کو چلے گئے۔ قادیانی شاطر جو

زندگی کے ہر موڑ پر جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں۔ان سے جب ہائی کمان نے پوچھا کہ اتنا سرمایہ لگانے کے بعد نگر پارکر سے ان کو کیا کامیابی ملی ہے؟ تو مقامی قادیانیوں نے اس پروگرام کی ویڈیو کو مرزائی ترانہ:

دین احمد کا جو آج سالار ہے
تیر ہاتھوں میں اس کے نہ تلوار ہے
نہ ساتھ فوجوں کی یلغار ہے
ابن منصور کی ایک للکار ہے

لگا کر بھیج دیا کہ یہ سب قادیانی ہیں جو پہلے مسلم تھے اور اسی طرح اپنی ہائی کمان کو دھوکا دے کر اپنے لئے اور بھی مراعات لندن سے حاصل کرنے کی تگ ودو میں لگ گئے۔

تقریباً دو سال بعد مئی ۲۰۱۱ء کو یہ کلپ یوٹیوب پر رکھی گئی۔ جسے بھائی فیض محمد کھوسہ نے جب دیکھا۔ یکا یک اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے دل میں خیال پیدا کیا یہ ویڈیو دیکھنے کے بعد اس نے کچھ دیر سوچا پھر اپنے دوست تعلقہ ہسپتال کے میڈیکل افسر ڈاکٹر زیب ساند کو فون کر کے مشورہ مانگا جس نے اسے فوری طور پر ثبوت کے طور پر ڈاؤن لوڈ کر کے اپنے پاس رکھنے کا مشورہ دیا تھا۔فیض محمد جی سے سرشار فیض محمد نے دیر ہونے کے باوجود اللہ کے فضل سے دوکلومیٹر کا سفر کیا اور اپنی دکان کھول کر یو ایس بی نکالی اور واپس آ کر ثبوت کو ڈاؤن لوڈ کیا۔

اگلی صبح کو قادیانیت کی کھوکھلی دیوار میں دراڑ پڑنا شروع ہوگئیں۔قادیانیوں نے فی الفور یوٹیوب سے ثبوت مٹانا شروع کر دیا۔لیکن اس سے پہلے ہی ان کی سازش بے نقاب ہوگئی۔ڈاکٹر زیب نے یہ اطمینان ہونے کے بعد کہ اب ثبوت موجود ہے۔راقم کو فون پر سارا ماجرا سنا دیا۔راقم اس وقت جمعیت علمائے اسلام ضلع تھرپارکر کی مجلس شوریٰ کے اجلاس کے سلسلے میں مٹھی میں تھا۔کیونکہ راقم جمعیت علمائے اسلام کا ضلعی امیر بھی ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحصیل نگر پارکر کا امیر بھی۔راقم نے فیض محمد اور ڈاکٹر زیب کی کاوشوں کو سراہا اور اسی وقت سفر واپسیں شروع کیا۔

اگلے دن نگر پارکر کے مسلمانوں میں ویڈیو کلپ کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی۔نگر پارکر کے مکینوں نے بدری اصحاب کی طرح اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی محبت اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قربانی کے لئے اپنے کو میدان میں لاکھڑا کرنے کا عزم کیا۔

نگر پارکر کے مکینوں کے بدلتے تیور دیکھ کر خود قادیانی بھی حیرت زدہ رہ گئی کہ ان کی سالہا سال کی محنت اور جھوٹی تبلیغ تو گئی کنویں میں۔الٹا انہیں نگر پارکر چھوڑنا پڑے گا اور جس قادیانی اسٹیٹ کا انہوں نے مرزا مسرور کو سبز باغ دکھایا تھا۔وہ خواب شرمندہ تعبیر ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا۔

قادیانی شاطر نے پہلے پہل ان لڑکوں کو جوان کے کالج میں پڑھے تھے۔ان کو اپنے استاد اور طالب علم کا رشتہ یاد دلایا اور اپنے روایتی طریقے استعمال کئے۔تاکہ معاملہ کو دبایا جاسکے۔جب معاملہ ہاتھ سے نکلتا دکھائی دیا تو انہوں نے فون پر اکثر لڑکوں کو دھمکیاں بھی دیں۔بعد ازاں راقم نے نگر پارکر پہنچ کر دوست واحباب سے مشورہ کیا۔

۱۰ر مئی ۲۰۱۱ء کو مدرسۃ الحق وسلمہ مسجد میں ایک اجلاس بعد از نماز عصر بلایا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں شمع ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ شرکاء کے فیصلے کی روشنی میں ایک کمیٹی بنادی گئی۔ جس کی ذمہ داری راقم کے ناتواں کاندھوں پر ڈال دی گئی۔ کمیٹی میں دیگر احباب میں میڈیکل افسر ڈاکٹر زیب، ہیلپ این جی او کے سلطان احمد صدیقی، فیض محمد کھوسہ، اللہ وسایا کھوسہ اور سکندر راہموں شامل تھے۔ طے پایا کہ کمیٹی کے ارکان عبدالغنی کھوسہ صدر پی پی نگر پارکر، تحصیل دار اشرف علی، ایس ایچ او نگر پارکر فوٹو خان واہاری ایسوسی ایشن اور دیگر مکاتب فکر کے علمائے کرام سے ملاقاتیں کریں گے اور جمعہ ۱۳ر مئی ۲۰۱۱ء کو بعد از نماز جمعہ احتجاجی ریلی نکالی جائے گی اور عام ہڑتال کی کال دی جائے۔

راقم کے ساتھ سلطان احمد صدیقی، ڈاکٹر زیب ساند اور دیگر کمیٹی کے عہدیداروں نے ایس ایچ او سے ملاقات کی اور ان کو ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ فیض نبوی سے سرشار ایس ایچ او نے اپنی طرف سے ہر مدد اور رہنمائی کا یقین دلایا۔ راقم کے ساتھ کمیٹی کے ارکان عبدالغنی کھوسہ سے ان کے بنگلے پر ملے اور ان کو بھی ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ عبدالغنی کھوسہ نے بھی ہر ممکن مدد بلکہ خود ریلی میں شرکت کرنے کی حامی بھرلی۔

راقم اور ڈاکٹر زیب بریلوی مسلک کے حافظ محمد علی کبوہ سے ملنے ان کے ہاں جامع مسجد نگر پارکر گئے۔ ملاقات میں کئی امور زیر بحث آئے۔ حافظ صاحب نے ریلی کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی تمام خدمات بارگاہ رسالت مآب ﷺ کے لئے وقف کرنے کا اعلان کیا اور ساتھ میں واقع موضع ڈیھ کھارک میں مقیم الحاج مولانا اللہ بخش کو بھی پیغام بھیجا کہ وہ اپنے احباب اور طلبا کے ساتھ ریلی میں شریک ہوکر کارواں کو رونق بخشیں۔

بعد ازاں راقم اور ڈاکٹر زیب، شیعہ مسلک کے پیش امام روشن علی اور صدر انجمن اصغریہ کے حنیف کھوسہ سے ملے۔ ان حضرات نے دل کی گہرائیوں سے کار خیر میں تعاون کی حامی بھری۔

جمعرات کو شام سے ہی قادیانی حضرات نے اپنے آپ کو مقفل کردیا اور مشن ہاؤس سمیت تمام ارتدادی ادارے بند کردیئے گئے۔ عدنان عامر کو ربوہ بھیج دیا گیا۔ کالج بند ہوگیا۔ اسی شب کو نگر پارکر کی فضا میں عجیب کیفیت کی لہر دوڑ گئی تھی۔ مدرسۃ الحق کے طلبا و اساتذہ نے منحوس قادیانیوں کے پتلے بنائے اور ان پر جوتوں کی بارش برسائی۔ نوجوانوں نے اپنے موبائل فونز میں ختم نبوت کی نعتیں ڈاؤن لوڈ کروانا شروع کیں۔ تاکہ اگلے دن ریلی میں لاؤڈ اسپیکر پر سنائی جائیں۔ ادھر مدرسۃ الحق کے کمرے میں راقم، ڈاکٹر زیب، سلطان احمد صدیقی بڑی غور وفکر سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے کتب سے قادیانیوں کے خلاف مواد ڈھونڈ رہے تھے۔ رات کو فوٹو اسٹیٹ کی کاپیاں کروائیں گئیں۔ تاکہ اگلے روز تمام شرکاء کو ایک ایک پیپر قادیانیوں کے خلاف دیا جاسکے۔ اگلے دن صبح ہی سے شہر میں ہو کا عالم تھا۔ ہڑتال پورے عروج پر تھی۔ دودھ، دھی سے لے کر کھانے پینے تک کی دکانیں بند تھیں۔

۱۳ر مئی کو بعد از نماز جمعہ قادیانیت کے خلاف عظیم الشان ریلی نکالی گئی۔ ریلی اتنی بڑی تھی کہ دو گاڑیوں میں لاؤڈ اسپیکر لگوانے پڑ گئے۔ تاکہ ایک گاڑی آگے اور ایک پیچھے چلنے والوں کے ساتھ نعرے لگائے۔ قرب وجوار کے دیہاتی مسلمان بھی فتح کے جشن میں برابر شریک رہے۔ مئی کی تپتی ہوئی دوپہر کو نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ

باد، قادیانیت مردہ باد، مرزائیت مردہ باد کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ ریلی میں موضع ڈیہہ کھاڑک سے مولانا اللہ بخش نے گاڑی بھر کے تشریف لائے۔ جمعہ کی نماز کے بعد جامع مسجد نگر پار کر سے حافظ محمد علی گجو کی قیادت میں زبردست نعروں کی گونج میں ریلی شروع ہوئی اور نگر پار کر میں مقامی قادیانی دس قفلوں میں بھی کانپ رہے تھے۔ آگے ریلی کو مدرسۃ الحق و مسجد سلمہ سے راقم الحروف اور قاری اللہ راہیو نے قیادت کی اور ریلی چاروں قائدین کے زیر سایہ چل پڑی۔ اہل تشیع کے بھی بہت سے نوجوان ریلی میں شریک ہوئے۔

پہلا پڑاؤ گریس کمپیوٹر کالج تھا۔ جس کے سامنے زبردست نعرے بازی کی گئی۔ پتلے جلائے گئے۔ بعدازاں ریلی شہر کے مختلف بازاروں سے ہوتی ہوئی پریس کلب نگر پار کر پر پہنچی۔ علماء کرام جن میں مولانا حاجی اللہ بخش اور راقم نے خطاب کیا۔ ختم نبوت پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی۔ قادیانیت کا قرآن و حدیث کی روشنی میں رد کیا گیا۔ بعدازاں قراردادیں منظور کی گئیں۔ جن میں حکومت سے قادیانیوں کو لگام دینے۔ امتناع قادیانیت آرڈی نینس ۱۹۸۴ء پر عمل درآمد کرنے۔ گریس کمپیوٹر کالج اور طاہر ہسپتال جو قادیانیوں کی فیکٹری کے کام کر رہے ہیں فی الفور بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ عصر کی اذان سے پہلے ریلی پرامن طور پر راقم کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

عالمی مجلس گوجرانوالہ کے امیر محترم کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر مولانا محمد اشرف مجددی نے کہا ہے کہ پاکستان کے موجودہ خراب حالات کے پیچھے ملکی قیادت کی غفلت اور مرزائیوں کی سازش کارفرما ہے۔ مرزائی اکھنڈ بھارت کے عقیدہ پر مذہبی حیثیت سے ایمان رکھتے ہیں اور وہ اپنے چیف گرو آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی سمادھی پر جانے کے لئے اس قدر پر یقین ہیں کہ چناب نگر میں اپنے مردے امانتاً دفن کرتے ہیں۔ حکمران طبقہ کی مفاد پرستی اور غفلت ہے کہ ملک کی حساس اور کلیدی پوسٹوں پر قادیانیوں کو بٹھایا ہوا ہے۔ موجودہ عوام کش اور ملک دشمن بجٹ بنانے میں سابق چیئرمین ایف۔ بی۔ آر اور موجودہ ڈائریکٹر سہیل جیسے نامور قادیانی کا مرکزی کردار ہے۔ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی مداخلت اور حکمران طبقہ کی قربت کا نتیجہ ہے کہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ملک بدنام ہو کر رہ گیا ہے۔ قادیانی خود دہشت گرد ہیں اور امریکی اور بھارتی ایجنسیوں کے آلہ کار ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کی شوریٰ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

شیخ الحدیث مولانا محمد داؤد کا خطاب

ممتاز عالم دین شیخ الحدیث مولانا محمد داؤد نے کہا ہے کہ نئی نسل کو دین سے آشنا کرانا اور ان کے اخلاق وکردار کی تعمیر اساتذۂ کرام اور دینی طبقہ کا بنیادی فریضہ ہے۔ غیرمسلم قوتیں عصری اداروں کے طلباء کو تر نوالہ سمجھتے ہوئے گمراہی وفحاشی کی دلدل میں تیزی سے دھکیل رہے ہیں۔ ان کے ایمان کا بچانا وقت کی اوّلین ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بخاری ہال ہیڈ آفس ختم نبوت ہاشمی کالونی گوجرانوالہ میں چھٹے سالانہ ختم نبوت ریفریشر کورس برائے اسکول طلباء کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر مولانا محمد اشرف مجددی نے کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ...... تعارف وخدمات!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی!

مجلس کا قیام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اگرچہ ۱۹۴۹ء میں لایا جاچکا تھا۔لیکن باضابطہ انتخاب ۱۹۵۴ء میں ہوا۔ جس میں امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ امیر مرکزیہ اور مولانا محمد علی جالندھریؒ ناظم اعلیٰ منتخب کئے گئے۔شاہ جیؒ مورخہ ۲۱؍اگست ۱۹۶۳ء تک مجلس کے امیر رہے۔شاہ جیؒ کے بعد خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ امیر منتخب ہوائے۔ جو ۱۹۶۶ء تک امیر رہے۔قاضی صاحبؒ کے بعد مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ امیر منتخب ہوئے۔ جو ۱۹۷۳ء تک امیر رہے۔مولانا لال حسین اخترؒ ۱۹۷۴ء تک امیر رہے۔اس کے بعد عارضی طور پر چھ ماہ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ چھ ماہ کے قائمقام امیر رہے۔اس کے بعد شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ امیر منتخب ہوئے۔ جو ۱۹۷۸ء تک تازیست مجلس کے امیر رہے۔ ۱۹۷۸ء میں خواجہ خواجگان شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ مجلس کے امیر منتخب ہوئے۔ جو مورخہ ۵؍مئی ۲۰۱۰ء تک مجلس کے چھٹے امیر رہے۔ مورخہ ۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۰ء سے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم امیر، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ نائب امیر چلے آرہے ہیں۔

مجلس کا نصب العین

عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ اور قادیانیت سمیت جھوٹے مدعیان نبوت کا بھرپور تعاقب، اس سلسلہ میں پچاس سے زائد مبلغین، علماء کرام، ہمہ وقت قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہیں۔

شعبہ جات

شعبہ تبلیغ کے زیراہتمام ۵۰ سے زائد مبلغین ہروقت احقاق حق اور ابطال باطل میں مصروف ہیں اور ۵۰ سے زائد دفاتر ہمہ وقت عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے مراکز کا کردار ادا کررہے ہیں۔

شعبہ نشرواشاعت

مجلس کے شعبہ نشرواشاعت کے زیراہتمام ہرسال لاکھوں روپے کا لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔مجلس کے شعبہ نشرواشاعت کے زیراہتمام درجنوں کتابیں، خوبصورت کتابت، طباعت اور معیاری جلد کے ساتھ شائع کر کے انتہائی کم قیمت پر تقسیم کی جاتی ہیں۔

ختم نبوت کانفرنسیں

مجلس کے شعبہ تبلیغ کے تحت ہرسال ہزاروں چھوٹی اور بڑی کانفرنسیں اندرون وبیرون ملک منعقد کی جاتی

ہیں۔ انگلینڈ میں عرصہ تیس سال سے ’’عالمی ختم نبوت کانفرنس‘‘ منعقد کی جاتی ہے۔ جس میں دنیا بھر سے علماء کرام، مشائخ عظام اور دینی سکالرز، اردو، عربی، انگلش اور دیگر متداول زبانوں میں خطاب فرماتے ہیں۔ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر قیام پاکستان کے بعد چنیوٹ میں ’’آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس‘‘ کا آغاز ہوا۔ جو ۱۹۸۱ء تک جاری رہا۔ ۱۹۸۲ء سے جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر (ربوہ) میں منعقد ہوئی چلی آرہی ہے۔ جو اتحاد بین المسلمین کا عظیم الشان مظہر ہوتی ہے۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مشائخ عظام ایک نکاتی ایجنڈا (تحفظ ختم نبوت) پر خطاب فرماتے ہیں۔

ردقادیانیت کورسز

قیام پاکستان سے ہی ردقادیانیت کورسز کا آغاز ہوگیا تھا۔ جو ملتان، چنیوٹ اور دوسرے شہروں میں جاری رہا۔ نیز عرصہ تیس سال سے چناب نگر میں یہ کورس منعقد ہوتا ہے۔ جس میں سینکڑوں علماء کرام، مدارس عربیہ کے منتہی طلبہ، عصری تعلیمی اداروں سے علم حاصل کرنے والوں کو قادیانی دجل وفریب اور شکوک وشبہات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ نیز ملک بھر میں شارٹ کورسز، سینکڑوں کی تعداد میں منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں پڑھے لکھے نوجوان کو دلائل وبراہین سے تیار کیا جاتا ہے۔

احتساب قادیانیت

مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کے تعاقب کے لئے مختلف اوقات میں ہزاروں کتابیں، رسائل اور پمفلٹ تحریر کئے گئے۔ جن میں بہت سے ناپید ہوگئے تھے۔ مجلس نے نئی ترتیب، تحقیق اور تخریج کے ساتھ اشاعت کا بیڑہ اٹھایا۔ جس کی سینتیس جلدیں مارکیٹ میں آچکی ہیں۔ ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

ویب سائٹس

قادیانیت کے تعاقب کے لئے مجلس کے زیراہتمام ویب سائٹس کام کر رہی ہیں۔ جن پر مجلس کی تمام مطبوعات، لٹریچر ہفت روزہ ختم نبوت کراچی، ماہنامہ لولاک ملتان دیکھے اور پڑھے جاسکتے ہیں۔ جن کے ایڈریس حسب ذیل ہیں۔

www.khatm-e-nubuwwat.com

www.laulak.info

www.khatm-e-nubuwwat.org

تخصیص فی الدعوۃ والارشاد

مجلس کے زیراہتمام ایک شعبہ دعوت وارشاد کا بھی ہے۔ جس میں تین ماہ کے لئے فارغ التحصیل علماء کرام کو تیاری کرائی جاتی ہے۔

لائبریری

مجلس نے دفتر مرکزیہ ملتان اور چناب نگر میں دو عظیم الشان لائبریریاں قائم کی ہوئی ہیں۔ جن میں ہزاروں سے متجاوز کتابوں سے ماہرین علوم جدیدہ وقدیمہ مستفید ہوتے ہیں۔ نیز مقالہ جات اور تھیسز تیار کرتے ہیں۔

سہ ماہی میٹنگز

مجلس کے مرکزی مبلغین کی ہر تین ماہ کے بعد دفتر مرکزیہ ملتان میں میٹنگ ہوتی ہے۔ جس میں سابقہ کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے اور آئندہ سہ ماہی کے پروگرام تشکیل ہوتے ہیں۔

مدارس عربیہ

مجلس کے زیراہتمام مختلف علاقوں میں تعلیم کے لئے مدارس کا ایک سلسلہ قائم کیا گیا ہے۔ جس میں ایک درجن کے قریب مدارس عربیہ قرآن پاک کے حفظ وناظرہ کی تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ سب سے بڑا مدرسہ چناب نگر میں ہے۔ جس میں درس نظامی اور عصری تعلیم کا معقول انتظام ہے اور سینکڑوں طلبہ کرام استفادہ کر رہے ہیں۔

مجلس شوریٰ

مجلس کا تمام ترنظم ونسق مجلس شوریٰ کی نگرانی میں جاری وساری ہے۔ شوریٰ میں ملک کے جید علماء کرام شامل ہیں۔ جو اپنی قیمتی آراء سے مستفید فرماتے ہیں اوران کی آراء کو سامنے رکھتے ہوئے آئندہ کے لئے پالیسی تشکیل دی جاتی ہے۔

قانونی امور

مجلس کا ایک شعبہ قانونی معاملات سے متعلق ہے۔ جس میں ملک بھر میں قادیانی مظالم کے شکار مظلوم مسلمانوں کو قانونی امداد دی جاتی ہے۔ نیز قادیانی جارحیت کے شکار مسلمانوں کی معاونت بھی کی جاتی ہے۔ مذکورہ بالا تمام معاملات کو کنٹرول کرنے کے لئے شوریٰ میں سے ایک منتظمہ منتخب کی گئی ہے۔ جس کے سربراہ امیر مرکزیہ ہوتے ہیں۔ جو تمام نظم کو کنٹرول کر کے آگے چلاتی ہے۔

قادیانی کے جنازہ میں شریک حضرات نے ایمان ونکاح کی تجدید کرائی

گذشتہ دنوں چک نمبر۲۷ کلاں میں ایک قادیانی کے جنازہ میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالرشید غازی، معاون مبلغ مولانا سید خبیب احمد شاہ نے مذکور بالا چک کا دورہ کیا اور بتلایا کہ قادیانیوں کی نماز جنازہ میں شرکت حرام ہے۔ جو لوگ قادیانیوں کو مسلمان سمجھ کر شریک ہوئے وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کریں۔ چنانچہ تقریباً تین سو حضرات نے علی الاعلان اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کی۔ جناب محمد عثمان، انجم، جاوید کی شبانہ روز محنت سے مسلمانوں میں قادیانیت سے متعلق شعور پیدا ہو رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک!

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کی کارکردگی

عزیزان محترم! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین واراکین جہاں کہیں بھی موجود ہیں۔ وہ اپنے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کو ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمدللہ اس وقت سرگودھا میں اٹھارہ مدیر علماء کرام اپنی اپنی مساجد میں حضورﷺ کی عزت اور ناموس کے لئے مسلسل پروگرام رکھتے چلے آرہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کے سرگودھا میں ماہنامہ لولاک ۱۰۰۰ اور ۷۰۰ ہفت روزہ ختم نبوت تقسیم ہو رہے ہیں اور کوشش جاری ہے کہ لولاک کی تعداد ۱۵۰۰ تک کرلی جائے۔ اللہ سے امید ہے کہ انشاءاللہ چند ہی مہینوں مہینوں میں اپنے ٹارگٹ کو پہنچ جائیں گے اور جس طرح کارکنان ونواجونان جس جذبہ اور اپنے قلوب کو محبت رسولﷺ سے معمور ہو کر میدان کارزار میں نکلے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے اس ٹارگٹ کو عنقریب حاصل کرلیں گے کہ سرگودھا کو سٹی ختم نبوت کا جامہ پہنا سکیں۔ ان کامیابیوں کا اہم راز سرگودھا کے وہ نوجوان اور عاشق رسولﷺ ہیں جس کی گواہی لاکھوں دکانوں کا ہر دکاندار دے گا کہ گرمی کی سخت لہریں چل رہی ہوں یا سردی کے سخت تھپیڑے پٹاخے مار رہے ہوں۔ یہ نوجوان ۴۰، ۵۰ کی تعداد میں ہر اتوار صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک ہر مشکل اور طعن وتشنیع برداشت کر کے ایک ایک دکان میں جاکر اور وہاں پر موجود دکاندار اور گاہکوں کو تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور عظمت ومقام مصطفیٰﷺ ان کے اذہان میں بٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ عرصہ چار سالوں سے یہ گشت شروع ہے اور دن بدن ماشاءاللہ اس گشت میں نوجوانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ سرگودھا کا کوئی بھی دکاندار جو کسی بھی کونے، کھدرے میں دکان کررہا ہے۔ وہ روز محشر کو یہ کہہ نہیں سکے گا کہ یا اللہ مجھے ختم بوت کا معنی کسی نے نہیں بتایا اور مجھے قادیانیت جیسی روحانی کینسر مرض سے آگاہ نہیں کیا گیا۔ اس ماہ میں الحمدللہ! مجلس دختران تحفظ ختم نبوت کے تحت یونٹ سیدہ خدیجہؓ میں دس روزہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کورس کا انعقاد جامع اشرفیہ للبنات میں کیا گیا جس میں سینکڑون کی تعداد میں خواتین اسلام نے شرکت کی اور آخر میں اسناد تقسیم کی گئی۔ اسی طرح حلقہ استقلال آباد میں قاری رحمت اللہ کی نگرانی اور اولڈ سول لائن میں مولانا حیدر علی کی نگرانی میں بھی کورس جاری ساری ہیں۔ شبان ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ تربیتی کنونشن کا انعقاد یکم جولائی کو دفتر ختم نبوت میں صبح ۹ بجے سے شام ۵ بجے تک ہوا۔ اس کی تیاری کے سلسلہ میں نوجوانوں نے انتھک محنت کی۔ اسی دوران محترم صغیر شبان کے جنرل سیکرٹری اور محمد علی حسن سیکرٹری اطلاعات مقرر ہوئے۔ امیر محترم مولانا نور محمد ہزاروی کی قیادت میں مولانا رضوان، بھائی محمد عاصم اشتیاق، محمد زبیر اور محمد مبشر نے بھرپور محنت کر کے علاقہ میں ختم نبوت کی صدا کو بلند کیا۔ معاون مبلغ محمد فیصل ندیم مدنی نے مقامی یونٹ کے علاوہ تقریباً ضلع میں موجود تمام یونٹوں کا دورہ کیا۔ جو اپنی سابقہ روایات کے مطابق بڑا بھرپور وکامیاب رہا۔ اس پروگرام میں خطیب دلپذیر مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ عالمی مجلس اسلام آباد اور حضرت مولانا مفتی محمد بلال نے بڑے مفصل اور خوبصورت انداز میں مقام مصطفیٰﷺ کو بیان کیا

اور مولانا محمد اکرم طوفانی نے جماعتی پالیسی اور پاکستان سے محبت کو عجیب انداز میں بیان کیا کہ رضا کار اں ختم نبوت کے علاوہ تمام سامعین بھی عش عش کر اٹھے۔ اس کے علاوہ محمد جاوید، محمد شرجیل، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا رضوان، بھائی عاصم اشتیاق اور ہدیہ نعت کی سعادت بھائی نعمان، محمد وسیم اور زکریا بن الیاس نے حاصل کی۔ آخری بیان اور دعا حضرت مولانا الیاس گھمن کا ہوا۔ دعا ہے اللہ اس گلشن کو حاسدین کے حسد اور شیطان کے شر سے محفوظ رکھے اور اس کی آبیاری کے لئے اکابرین کا سایہ صحت وعافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔

مولانا غلام مصطفیٰ کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ گوجرانوالہ کے تین روزہ دورے پر ۱۶؍جون ۲۰۱۱ تشریف لائے۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے مرحوم امیر حضرت مولانا قاری عبدالقدوس عابدؒ کی یادگار اور علاقہ کے مرکزی مقام جامع مسجد عثمانیہ پونڈانوالہ چوک گوجرانوالہ میں جمعتہ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ جامع مسجد عثمانیہ پونڈانوالہ چوک گوجرانوالہ پہنچنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے نائب امیر حضرت مولانا قاری منیر احمد قادری، جامعہ مسجد عثمانیہ گوجرانوالہ کے مہتمم حضرت صاحبزادہ فضل الرحمٰن، مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی، ضلعی سیکرٹری اطلاعات سیّد احمد حسین زید، جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں شبیر احمد گوریلہ، حاجی ریاض شاہد، حکیم کوثر صاحب، سٹوڈنٹس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے چوہدری عبدالرؤف گھمن، حسان احسن زید، حافظ محمد ناصر قادری نے شاندار استقبال کیا۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں اور جھوٹے پروپیگنڈہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ قادیانی جھوٹ بولتے ہیں کہ لاکھوں لوگ مرزائی ہوگئے ہیں۔ البتہ چناب نگر میں ایک سو سے زائد قادیانیوں نے خود ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔ اگر چناب نگر کی زمین کی لیز منسوخ کر کے مالکانہ حقوق دے دیے جائیں تو چناب نگر کی اکثریت مسلمان ہوجائے گی۔ نماز جمعہ کے بعد مولانا قاری منیر احمد قادری اور احباب نے ظہرانہ دیا جس میں دیگر حضرات کے علاوہ جامع مسجد ختم نبوت کے خطیب حضرت مولانا عمر حیات، ضلعی شوریٰ کے رکن حافظ احسان الواحد، حافظ محمد الیاس قادری، نثار احمد قیصر، محمد نوید، مولانا قاری عبدالغفور آرائیں نے بھی شرکت کی۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے بعد نماز مغرب جامع مسجد تقوی پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں درس قرآن دیا۔ ۱۷؍جون بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے گورنمنٹ ایم ٹی ہائی سکول پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں طلباء کو عقیدۂ ختم نبوت پر لیکچر دیا۔ صبح دس بجے بخاری ہال ڈویژنل ہیڈ آفس ہاشمی کالونی گوجرانوالہ میں ردّ قادیانیت کورس کے شرکاء سے خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد بھاکرانوالی میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا۔ جامع نعمانیہ گوجرانوالہ کے مہتمم حضرت مولانا ناصر محمود اور اساتذہ کے ہمراہ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کا پرجوش استقبال کیا۔ بخاری ہال ہاشمی کالونی میں رد قادیانیت کورس کے شرکاء کو سیّد احمد حسین زید ضلعی ناظم اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ نے جھوٹے مدعیان نبوت پر لیکچر دیا۔ بعد نماز عصر جامعہ عربیہ گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عارف کی دعوت پر مسجد اقدس بخشے والہ محلّہ گوجرانوالہ میں علماء کنونشن سے خطاب کیا۔ کنونشن سے مولانا قاری احمد علی شاہد، حافظ محمد ثاقب، اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز کی ہدایات پر ماہانہ دروس ختم نبوت کے سلسلہ کا افتتاح جامع مسجد ختم نبوت

ہاشمی کالونی گوجرانوالہ میں حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے کیا۔ درس قرآن کے موقع پر امیر ضلع شاہ نفیس الحسینیؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد اشرف مجددی، ضلعی نائب امیر مولانا منیر احمد قادری، قائم مقام ناظم حاجی عبدالرحمٰن، عبداللہ کمبوہ، حافظ محمد الیاس قادری، سٹوڈنٹس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے راہنماؤں چوہدری عبدالروف گھمن، ظہیر احمد ہاشمی، حافظ محمد ناصر قادری، فیصل بلال، نوید رفیق بٹ، اور دیگر نے مولانا کے تشریف لانے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

حکومت قادیانیوں کی ملک وملت کے خلاف سازشوں کا تعاقب کرے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری نے عقیدہ ختم نبوت ایمان کی اساس ہے۔ اس میں کوئی بھی کجی یا خامی ایمان سے محرومی کا باعث ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا بھر کی واحد تنظیم ہے جو مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے کام کر رہی ہے۔ یہ تنظیم ہر قسم کی فرقہ واریت سے آزاد ہے اور اتحاد بین المسلمین کی حقیقی نمائندہ ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں ملک عنایت ہاؤس طلباء ریفریشر کورس برائے ردقادیانیت کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ قائمقام ناظم اعلیٰ سید احمد حسین زید اور حافظ سہیل اشفاق نے خطاب کیا۔

تلہ گنگ کے موضع پچنند میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

تلہ گنگ کے موضع پچنند میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر جماعتوں کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶؍مئی ۲۰۱۱ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ تلہ گنگ اور پچنند کی تاجر برادری نے رضا کارانہ طور پر کاروبار بند رکھ کر اور کانفرنس میں بھرپور شرکت کر کے رحمت دو عالم حضورﷺ سے اپنی بھرپور محبت کا اظہار کیا اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دینی جماعتوں اور دینی کارکنوں کے دست وبازو بنے۔ تحصیل بھر میں کانفرنس کا پیغام پہنچانے کے لئے علمائے کرام کی سرپرستی میں مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ جنہوں نے تحصیل بھر کے تمام علاقوں کا دورہ کر کے کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور کام کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تلہ گنگ کے امیر مولانا عبیدالرحمان انور نے دیگر علمائے کرام کے ہمراہ شب وروز بھرپور محنت کی۔ جس کے نتیجے میں نا صرف تحصیل بھر سے بلکہ راولپنڈی ڈویژن کے اکثر علاقوں سے گرمی کے باوجود ہزاروں شمع رسالت کے پروانوں نے شرکت کر کے تحفظ ختم نبوت کے لئے تن من دھن قربان کرنے کا عزم کیا۔ اس کانفرنس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد مغیرہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا ابراہیم ثاقب الحسینی اٹک، مولانا عبیدالرحمٰن انور، ثناء خوان رسولﷺ طاہر بلال چشتی، مسلم لیگ (ق) کے رہنما حافظ عمار یاسر، ایم۔این۔اے سردار ممتاز خان ٹمن، ملک خالد محمود، قاری سعید احمد، صاحبزادہ عبدالقدوس نقشبندی، مولانا عبدالرحمان عثمانی، مبلغ ختم نبوت مولانا زاہد وسیم، مخدوم پیر حبیب بخش، مولانا تنویر الحسن، جماعت اسلامی کے مولانا عبدالجلیل نقشبندی اور مولانا جاوید قصوری سمیت ملک کی دینی ومذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور علاقہ کی معروف سیاسی، سماجی شخصیات نے شرکت کی اور عقیدہ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ کانفرنس کا آغاز نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبیدالرحمان انور اور مولانا تنویر الحسن نے سرانجام دیئے۔ ختم نبوت کانفرنس میں پیش کی گئی قرارداد میں پچنند میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی سرگرمیوں اور آئینی خلاف ورزیوں پر

شدید احتجاج اور بین الصوبائی شاہراہ میانوالی روڈ پر واقع ترحدہ چوک کا نام ختم نبوت چوک رکھنے کا اعلان کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ پچنند میں قادیانیوں کی غیر قانونی عبادت گاہ کی تعمیر کو روکا جائے۔ کانفرنس میں منظور کی جانے والی قرارداد میں کہا گیا کہ پچنند (تلہ گنگ) میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں اور آئینی خلاف ورزیاں نا صرف اہلیان علاقہ بلکہ اسلامیان پاکستان کے لئے باعث تشویش ہیں۔ حکومت فوری طور پر اس کا نوٹس لے۔ اگر اس کا حکومتی سطح پر سد باب نہ کیا گیا تو مسلمانوں کے مشتعل جذبات قابو میں رکھنا مزید مشکل ہو جائے گا۔ لہٰذا حکومت مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے فوری اقدامات اٹھائے۔ کانفرنس کے ہزاروں شرکاء نے ہاتھ اٹھا کر اس قرارداد کی تائید کی۔ اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں ایک قادیانی محمد اکمل ولد شاہ ولی نے قادیانیت سے تائب ہونے اور آقا دو عالم حضور ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان کرتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ اس موقع پر جلسہ گاہ ختم نبوت زندہ باد، اسلام زندہ باد، محمد اکمل زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ کانفرنس کے شرکاء کے لئے ختم نبوت چوک (ترحدہ) اور پچنند کے داخلی راستے پر ٹھنڈے مشروبات کی خصوصی سبیلیں لگائی گئی تھیں۔ جلسہ گاہ میں سیکورٹی کے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔ مقامی انتظامیہ، پولیس اور کانفرنس کے منتظمین نے پنڈال کو تمام اطراف سے گھیرے میں لئے رکھا۔ کانفرنس میں شریک ہزاروں افراد نے تحفظ ختم نبوت پر جان بھی قربان کرنے کا عزم کرتے ہوئے قادیانیت کے خلاف زبردست نعرے بازی کی۔ پچنند کے تمام بازار بند رہے۔ کانفرنس کے شاندار انتظامات کئے گئے تھے۔ عاشقان رسول ﷺ سے پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور شدید گرمی کے باوجود لوگ چھتوں پر چڑھ کر پروگرام سنتے رہے۔ کانفرنس میں سینکڑوں علمائے کرام، مذہبی وسیاسی شخصیات اور دینی جماعتوں کے مقامی قائدین شریک ہوئے۔ یہاں کے مقامی افراد کا کہنا ہے کہ پچنند کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنی بڑی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں افراد نے شرکت کی۔ اس عظیم الشان کانفرنس کا اختتام شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کی دعا سے ہوا۔

چناب نگر میں ایک عظیم الشان تقریری مقابلہ

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مورخہ ۲۸ رجمادی الثانی ۱۴۳۲ھ بروز بدھ بعد از نماز عشاء ''بزم ختم نبوت'' کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ''تقریری مقابلہ'' منعقد ہوا۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ نے کی اور درجہ کتب وحفظ کے جمیع اساتذہ کرام نے نگرانی فرمائی۔ تقریری مقابلہ میں شرکت کرنے والے ''درجہ ابتدائیہ'' سے ''درجہ رابعہ'' تک ہر کلاس سے دو دو طالب علم تھے۔ جن کی مجموعہ تعداد چودہ تھی۔ بعد از نماز عشاء جامع مسجد ختم نبوت کے اندرونی ہال میں مدرسہ ہذا کے جمیع طلباء اور مسلم کالونی کے معززین اور حضرات اساتذہ کرام اپنی بنی ہوئی نشستوں پر تشریف فرما ہو گئے۔ جب کہ منصف اور ثالث عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور حضرت مولانا فقیر اللہ اختر مقرر ہوئے۔ ''تقریری مقابلہ'' کا آغاز تلاوت ونعت سے ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری ''درجہ رابعہ'' کے طالب علم محمد عاقب جاوید نے خوبصورت انداز میں سنبھالی۔ جمیع مقررین کا موضوع ایک ہی رکھا گیا اور وہ ''ختم نبوت'' تھا۔ اللہ کی عجیب شان موضوع ایک، مقررین نے ایک ہی آیت ''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ...... الخ!'' اور ایک ہی حدیث پڑھی۔ لیکن طرز تکلم وانداز گفتگو اور دلائل سب کا جدا جدا۔ بندہ راقم الحروف

نے اندازہ لگایا کہ آپ ﷺ کی یوں تو ساری سیرت بھی ختم نہیں ہوسکتی۔ مگر صحیح بات یہ ہے کہ سیرت کا کوئی پہلو بھی کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ بعض طلبہ نے نہایت ہی نقلی وعقلی دلائل سے اپنی اپنی تقاریر کو مدلل ومبرہن کیا: ''اللھم ذد فزد'' سن کر جی بہت ہی خوش ہوا۔ منصفین نے بعض طلبہ کو اوّل، دوم، سوم قرار دیا۔ اختتام پر حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے انہیں اور بقیہ شرکاء مقابلہ کو تمام اساتذہ کرام کے دست مبارک سے انعامات دلوائے۔ اوّل آنے والا طالب علم ''محمد عمران صدیقی'' (درجہ متوسطہ سوم) علی پور، ضلع مظفر گڑھ تھا۔ جسے انعام میں ''لولاک نمبر، قادیانی شبہات کے جوابات جلد اوّل، دوم، مناظرے اور مجلس کی ٹیلیفون نمبر ڈائری'' دی گئی۔ دوم آنے والا طالب علم ''محمد شعیب'' (درجہ ثانویہ عامہ) چنیوٹ کا تھا۔ جسے انعام میں ''آئمہ تلبیس، رئیس قادیان، مناظرے اور ڈائری'' دی گئی۔ سوم آنے والا طالب علم ''عبدالباسط'' (درجہ ثالثہ) لاہور کا تھا۔ جسے انعام میں ''لولاک نمبر، رئیس قادیان، مناظرے اور ڈائری'' دی گئی۔ اس پرشکوہ منظر کو دیکھ کر ہمارے مسلم کالونی کے رہائشی اور مدرسہ سے محبت کرنے والے اور تبلیغ کے سرگرم عمل بھائی چوہدری محمد ظفر اقبال جٹ سے رہا نہ گیا۔ مارے خوشی کے اوّل آنے والے طالب علم کو پانچ سو (۵۰۰) روپے اور دوم آنے والے طالب علم کو تین سو (۳۰۰) روپے اور سوم آنے والے طالب علم کو دو سو (۲۰۰) روپے نقدی انعام دیا۔ جبکہ بقیہ شرکائے کا مقابلہ طلبہ کو فقط مناظرے اور ڈائری دی گئی۔ پروگرام کا اختتام مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی دعا پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ادارہ ہذا کے ان ہونہار اور جمیع طلبہ کرام کو اخلاص کے ساتھ مزید محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اساتذہ کرام کی محنتوں میں برکت عطا فرمائیں اور مجلس کے اکابرین وبزرگان کی سرپرستی میں کام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین!

قادیانیوں کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر کی تبلیغی مساعی سے قادیانی نوجوان محمد وحید ناصر گوندل نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ میانوالی بنگلہ کے رہائش محمد وحید ناصر نے دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد ایوب خان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور قادیانیت سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے آنجہانی مرزا قادیانی کو جھوٹا قرار دیا۔ اس موقع پر دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ میں تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں میانوالی بنگلہ کے مسلمان احباب نے بھرپور شرکت کی۔ مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا غلام مرتضیٰ اور مولانا حافظ محمد اسحاق نے بھی خطاب فرمایا۔ فقیر اللہ اختر کی دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ محمد وحید ناصر کے اسلام لانے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کے ماموں چوہدری سہیل احمد سندھو، ان کی بیوی نور بصیرت، ان کی بیٹی عائلہ نور نے بھی قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ میانوالی بنگلہ میں علمائے کرام نے حیات مسیح کے موضوع پر تبادلہ خیال کیا۔ چوہدری سہیل احمد اور اس کی بیوی نے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتے ہوئے قادیانیت کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا۔ دارالعلوم کے مہتمم مولانا محمد ایوب خان، مولانا غلام مرتضیٰ اور دیگر مسلمانوں کی موجودگی میں مولانا ایوب خان نے کلمہ پڑھایا اور ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد فقیر اللہ اختر، ضلعی امیر پیر سیّد احمد گیلانی، مولانا حافظ احمد مصدق قاسمی اور ختم نبوت کے یوتھ فورس کے مرکزی صدر سیّد محبوب احمد گیلانی کی محنت سے رسول پور بھلیاں سیالکوٹ کے ریاض احمد کے صاحبزادے شہزاد ریاض نے قادیانیت ترک کرکے اسلام قبول کرلیا

ہے۔ شہزاد ریاض کے قبول اسلام کے سلسلہ میں مولانا بشیر احمد قاسمی اور قاری محمد شفیق ڈوگر کی مساعی قابل قدر ہے۔ یاد رہے کہ ریاض احمد کے انتقال پر یہ اشکال پیدا ہو گیا تھا کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس کا جنازہ بھی ایک قادیانی مربی نے پڑھایا جس پر مولانا فقیر اللہ اختر، حافظ احمد مصدق قاسمی اور سیّد محبوب احمد گیلانی نے پولیس کو درخواست دی۔ پولیس نے انکوائری کے بعد اور اہل علاقہ کی گواہی پر فیصلہ ہوا کہ ریاض احمد کا بیٹا شہزاد ریاض قادیانی ہے۔ اسی نے مربی کو بلوا کر جنازہ پڑھوایا تھا۔ تھانہ تحصیل بازار سیالکوٹ میں علاقہ کے ڈی ایس پی کی موجودگی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ فقیر اللہ اختر کے ہاتھ پر شہزاد ریاض نے اہل علاقہ اور ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوانوں کی موجودگی میں اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے استقامت نصیب فرمائیں۔

حضرت مولانا قاری محمد ارشد مدنیؒ کا سانحہ ارتحال

نام: مولانا محمد ارشد بن مولانا دوست محمد مدنیؒ۔

پیدائش: مورخہ ۱۵ر مئی ۱۹۴۸ء کو قصبہ ریتڑہ تحصیل تونسہ شریف میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم: قصبہ ریتڑہ تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان کی مقامی درسگاہ ’’تعلیم القرآن‘‘ میں قرآن کریم کی ناظرہ تعلیم اور پرائمری پاس کی۔ حفظ قرآن کے لئے دارالعلوم کبیروالا تشریف لے گئے۔ وہاں قرآن کریم حفظ کیا اور درس نظامی درجہ ثانیہ تک مکمل کی۔ پھر مزید تعلیم کے لئے کراچی تشریف لے گئے۔ وہاں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درجہ ثالثہ کی تعلیم حاصل کی اور طبیعت کی ناسازگی کی بناء پر مزید تعلیمی سلسلہ جاری نہ رہ سکا اس کے بعد آپ نے سندھ کی مشہور دینی درسگاہ ’’دارالہدیٰ‘‘ ٹھیڑی سے تعلیم کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا اور درجہ خامسہ تک تعلیم یہاں مکمل کی۔ اس کے بعد باقی تعلیم کے حصول کے لئے مشہور و معروف دینی ادارہ ’’قاسم العلوم‘‘ ملتان حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور باقی تعلیم مکمل کر کے سند فراغت اور دستار بندی سے مشرف ہوئے۔

امامت و خطابت: امامت و خطابت کے سلسلے کی ابتداء کوٹ لالو کی جامع مسجد سے کی اور دو سال خطابت کے فرائض انجام دیئے۔ پھر اس کے بعد والد محترم کے حکم پر مختلف مساجد میں خطابت کے فرائض انجام دیئے اور پھر ۱۹۷۴ء میں محلہ منوآباد نواب شاہ کی مرکزی مدینہ مسجد میں امامت خطابت اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری فرمایا۔ (جسے ۳۶ سال تک جاری و ساری رکھا) اسی دوران اپنی تمام قائدانہ صلاحیتوں کے ساتھ تحریک ختم نبوت کی متحرک و فعال منظم تنظیم کا بیڑا اٹھایا اور ہر قسم کی دینی و تحریکی مشقتوں کے باوجود تاحیات ’’تحریک ختم نبوت‘‘ کی خدمات میں پیش پیش رہے اور نہایت گرم جوشی سے اس کام کو سرانجام دیا۔ ایک ماہ قبل طبیعت میں معمولی ناسازگی محسوس ہوئی۔ ڈاکٹروں کی تشخیص پر معلوم ہوا کہ (Serious) سیریس مرض میں مبتلا ہیں اور اسی بناء پر دن بدن طبیعت ناساز ہوتی گئی اور بالآخر مورخہ ۲۶ رجون ۲۰۱۱ء بروز اتوار علی الصبح مورخہ ۷ بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک اہلیہ، چھ بیٹے، پانچ بیٹیاں چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ (مرحوم) کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے اور درجات بلند فرمائیں اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطاء فرمائیں۔ آمین!

قرآن وسنّت فقہ اور علوم عالیہ کے

شائقین اور طلبہ کے لئے خوشخبری

مجدّدِ عصر، قطبِ دوراں، قیوم زمان

حضرت مولانا **ابوسعد احمد خان** رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی

کی قائم فرمودہ عظیم روحانی علمی اور تربیتی درسگاہ

جامعہ عربیہ سعدیہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میں بحمد اللہ تعالیٰ درس نظامی کی

مکمل تعلیم وتدریس اور فارسی تا دورۂ حدیث شریف کا اجراء

نئے تعلیمی سال ۱۴۳۲ھ سے جامعہ ہذا میں کہنہ مشق تجربہ کار اور ماہرفن اساتذہ و مدرسین تشنگانِ علوم دینیہ کو علوم و معارف سے سیراب فرمائیں گے۔

علم وعمل کی جامعیت، شریعت وطریقت کی واقفیت، ظاہر و باطن کی تربیت اور خانقاہ سراجیہ عالیہ نقشبندیہ کی روحانی وعلمی درسگاہ سے فیض یاب ہونے کیلئے رمضان المبارک اور شوال المکرم ۱۴۳۲ھ کے اوائل میں رابطہ فرمائیں تاکہ داخلہ یقینی ہوسکے۔

رابطہ کیلئے فون: 0300-6091121

شعبہ نشر واشاعت

جامعہ عربیہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی

علماء کرام وخطباء حضرات سے اپیل

ہر ماہ کا ایک جمعہ ختم نبوت کیلئے وقف کریں

- عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ چنانچہ امام زین نجیمؒ نے الاشباہ والنظائر ص۱۰۲ پر لکھا ہے کہ: ’’اذا لم یعرف ان محمدﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات‘‘ جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ آنحضرتﷺ آخری نبی ہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔
- آئین پاکستان کی رو سے قادیانی کافر ہیں۔ جبکہ وہ خود کو مسلمان اور امت محمدیہ کو کافر کہہ کر آئین سے بغاوت کر رہے ہیں۔
- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے بعد تحریک نظام مصطفیٰﷺ، تحریک ایم آر ڈی، شیعہ سنی تنازعہ، لسانی قضیہ، عراق، ایران۔ کویت، عراق جنگیں، افغانستان میں روسی پھر امریکی یلغار، سقوط عراق سے سانحہ لال مسجد تک ہوشربا اور سنگین مسائل اور مجبوریوں کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کا کام اور قادیانیت کے احتساب کے عمل کی خطابت میں ثانوی حیثیت ہوگئی۔ حالانکہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق حضورﷺ کے اعمال سے ہے اور ختم نبوت کا تعلق حضورﷺ کی ذات مبارک سے ہے۔
- ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست ذات اقدس کی خدمت کرنے کے مترادف ہے۔
- لہٰذا: تمام خطیب حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ کم از کم ہر ماہ کا ایک جمعہ مسئلہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کر کے شفاعت نبویؐ کے مستحق بنیں۔ قادیانیت سے خود بچنا اور امت کو بچانا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین!

والسلام!

(مولانا خواجہ خواجگان) خواجہ خان محمدؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: 061-4783486

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجیے

اپیل کنندگان

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمد للہ!

☆ اللہ سبحانہٗ کے فضل و کرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کیے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس...... ملتان میں علماء کے لیے سالانہ سہ ماہی رد قادیانیت کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میڈیکل...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... احتساب قادیانیت 38 جلدیں...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ترسیل زر قابل اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

حضرت مولانا خواجہ خواجگان مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب مدظلہ العالی
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب مدظلہ العالی
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

علاقائی دفاتر کے فون نمبرز

اسلام آباد 2829186	راولپنڈی [illegible]	سیالکوٹ [illegible]	گوجرانوالہ 4215663 4294656	لاہور 35862404 [illegible]	سرگودہا 3710474	چناب نگر 6212611	جھنگ [illegible]	خانیوال 0301-7819466	چیچہ وطنی [illegible]	بہاولنگر [illegible]
بہاولپور [illegible]	میرپورخاص [illegible]	رحیم یار خان [illegible]	سکھر 5625463	اوکاڑہ قصور [illegible]	فیصل آباد [illegible]	حیدر آباد 3869948	شیخوپورہ [illegible]	کوئٹہ 2841995	گجرات [illegible]	کراچی 32780337